عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ • شمارہ نمبر ۱۹ • بتاریخ ۱۵ تا ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۳ء

عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب یافتہ

کبھی ایسا بھی ہوا تھا۔
عذابِ قبر کا ایک عجیب واقعہ

نائیجیریا میں اسلامی تاریخ کے روشن اوراق

مرزائیوں کیساتھ مختصر اور دلچسپ مناظرہ ۔ مرزائیوں کی عبرتناک شکست

بنگلہ دیش میں عالمی ختم نبوت کانفرنس 17 دسمبر ۱۹۹۳ء کو ہوگی

عالمی مجلس کے وفد کے دورہ کی رپورٹ

پاکستان قادیانی، امریکی سازشوں کے نرغے میں
اہلِ وطن کیلئے وطن کی دلدوز پکار

تحریکِ ختمِ نبوت 1974

ترتیب و تدوین

مولانا اللہ وسایا

تحریک ختم نبوت 1954ء تا 1974ء‘ قادیانی احتساب کی سرگزشت ○ مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام اور مسلم لیگی حکومت کا عتاب ○ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا سہروردی کے نام خط ○ ظفر اللہ خاں قادیانی کی نئی نویلی دلہن کے پرانے شوہر کی دلچسپ داستان ○ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بزرگوں کو بشارتیں ○ قادیانیوں کا خلیفہ ربوہ کے مظالم کے خلاف احتجاج اور بغاوت ○ قادیان میں ختم نبوت کانفرنس ○ مسیح موعود بننے کا پاکستانی دعویدار ○ اسلامی ممالک میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ اسمبلی میں مولانا غلام غوث ہزاروی کے دلچسپ سوالات ○ سکندر مرزا ایک قومی غدار ○ ”ایک غلطی کا ازالہ“ کی ضبطی ○ محاذ قادیان پر کام کرنے والے مجاہد علماء کرام ○ اقبال اور قادیانیت ○ پنجاب یونیورسٹی اور قادیانیت ○ قادیانی جماعت کا بجٹ ○ فرقان فورس کیا بلا ہے؟ ○ خلیفہ ربوہ کی مشکوک سرگرمیاں ○ قادیانیوں کی اشتعال انگیزیاں ○ اسرائیل میں مرزائی مشن ○ ربوہ کا سالانہ میلہ ○ ہفت روزہ ”چٹان“ کی ضبطی ○ مولانا عبید اللہ انور کی گرفتاری ○ بھٹو اور مرزا ناصر ○ فوج کا ہیڈ کوارٹر - ربوہ - ؟ ○ تبلیغ اسلام کے لیے قادیانیوں کا تقرر ○ ایم ایم احمد قادیانی قائم مقام صدر پاکستان ○ چینی سفیر ربوہ میں ○ مرزائی لندن پلان ○ مرزائی گھوڑے ○ رفیق باجوہ پر قاتلانہ حملہ ○ سانحہ سقوط مشرقی پاکستان اور قادیانی ○ محکمہ تعلیم اور قادیانی ○ قادیانی خلیفہ کو پاکستان ایئر فورس کی سلامی ○ بھٹو کے خلاف مرزائی سازشیں ○ ضلع ژوب میں قادیانیوں کا داخلہ بند ○ مولانا شمس الدین کی شہادت ○ ربوہ ’علاقہ غیر‘ ○ مرزائی سلطنت کے خواب ○ پاک فوج میں قادیانی سازشیں ○ براڈ کاسٹنگ ان دی ربوہ ○ ربوہ ’سازشوں کا مرکز‘ ○ اسمبلی میں چودھری ظہور الٰہی کا خطاب ○ صدر پاکستان اور قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد ○ رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد ○ ”پاکستان قائم نہیں رہے گا“ مرزا ناصر احمد کی دھمکی ○ سانحہ ربوہ 1974ء ○ قادیانی غنڈوں کا مسلمان طلبہ پر وحشیانہ ظلم و ستم ○ حنیف رامے کی بدترین مرزائیت نوازی ○ قادیانی حوروں کی حقیقت ○ قادیانی جنت دوزخ ○ مرزا ناصر کے اندرون خانہ راز دار باورچی کا قتل ○ کوثر نیازی ربوہ میں ○ لیبیا کا ایٹمی پلانٹ اور قادیانی ○ ’شیزان‘ قادیانیوں کی فیکٹری ○ ملک قاسم‘ مجید نظامی‘ آغا شورش کاشمیری کے عدالت میں باطل شکن بیانات ○ مرزا ناصر احمد عدالت کے کٹہرے میں ○ خلیفہ ربوہ کی لاہوری گروپ سے لاتعلقی ○ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں جسٹس صمدانی ٹریبونل کی لحہ بہ لحہ کارروائی‘ پہلی بار منظر عام پر

○ کمپیوٹر کتابت ○ عمدہ کاغذ ○ اعلیٰ طباعت ○ چار رنگا خوبصورت ٹائٹل ○ بہترین جلد ○ صفحات 1224 ○ قیمت: 200 روپے

○ جماعتی کارکنوں کے لیے قیمت صرف 120 روپے ○ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے ○ وی پی ہرگز نہ ہوگی۔

ایک ایسی تاریخی دستاویز جس کا مدتوں انتظار تھا

پڑھیے اور تحفظ ختم نبوت کے لیے آگے بڑھیے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘ حضوری باغ روڈ‘ ملتان۔ فون: 40978

ہفت روزہ
ختم نبوت
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲۔ شمارہ نمبر ۱۹
تاریخ ۲۱/ربیع الثانی تا ۲۷/جمادی الاول ۱۴۱۴ھ
بمطابق ۱۵ تا ۲۱/اکتوبر ۱۹۹۳ء

اس شمارے میں

۱۔ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ــــــــــ ۴
۲۔ اداریہ ــــــــــ ۵
۳۔ قادیانیوں سے دو سوال ــــــــــ ۶
۴۔ درس قرآن۔ سورۃ الحجرات ــــــــــ ۷
۵۔ کبھی ایسا بھی ہوا تھا ــــــــــ ۸
۶۔ مرزائیوں کے ساتھ ایک دلچسپ مناظرہ ــــــــــ ۹
۷۔ بنگلہ دیش میں ختم نبوت کانفرنس ــــــــــ ۱۰
۸۔ نائیجیریا میں اسلامی تاریخ کے روشن اوراق ــــــــــ ۱۱
۹۔ موضع ڈگیاں کا نام ربوہ کیسے؟ ــــــــــ ۱۲
۱۰۔ عہد نبویؐ کے خطاب یافتہ ــــــــــ ۱۳
۱۱۔ مرزا قادیانی جیسے کچھ اور جھوٹے نبی (قسط نمبر ۲) ــــــــــ ۱۴
۱۲۔ دانت اور مسواک (طب و صحت) ــــــــــ ۱۶
۱۳۔ شراب کی حرمت ــــــــــ ۱۷
۱۴۔ پاکستان قادیانی اور امریکی سازشوں کے نرغے میں ــــــــــ ۱۹
۱۵۔ اخبار ختم نبوت ــــــــــ ۲۲

سرپرست ــ مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ
مدیر اعلیٰ ــ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مدیر مسئول ــ عبدالرحمان باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

سرکولیشن مینجر ــ محمد انور رانا
قانونی مشیر ــ حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
تزئین ــ خوشی محمد انصاری
پبلشر ــ عبدالرحمان باوا
طابع ــ سید شاہد حسن
مطبع ــ القادر پرنٹنگ پریس
مقام اشاعت ــ ۱۰۲ برنس لائن کراچی

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون نمبر 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN LONDON
SW9 9HZ U.K. PHONE: 071-737-8199

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۳۵ ڈالر
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

جو ہم کعبہ کا دل افروز منظر دیکھ آئے ہیں

از۔ ساجد صدیقی لکھنوی

جو ہم کعبے کا دل افروز منظر دیکھ آئے ہیں
قسم اللہ کی اللہ کا گھر دیکھ آئے ہیں
منیٰ، عرفات و مزدلفہ کا منظر دیکھ آئے ہیں
کہ ہم اکثر مقامات پیمبرؐ دیکھ آئے ہیں
بچشم شوق ہم طیبہ کا منظر دیکھ آئے ہیں
بحمداللہ معراج مقدر دیکھ آئے ہیں
کہاں پر سنگ اسود ہے کہاں رکن یمانی ہے
یہ سب ہم خانہ کعبہ میں جا کر دیکھ آئے ہیں
دل اپنا جانب بیت الحرم پرواز کرتا ہے
حرم میں جب سے منڈلاتے کبوتر دیکھ آئے ہیں
مسلسل حاضری دے کر جمال گنبد خضراء
برابر دیکھ آئے ہیں مکرر دیکھ آئے ہیں
جہاں سے دین کے پیغام امت تک پہنچتے تھے
رسول پاکؐ کا وہ پاک منبر دیکھ آئے ہیں
نوازا تھا کبھی قدموں سے جن کو کملیؐ والے نے
ہم اب بھی وہ گلی کوچے معطر دیکھ آئے ہیں
جہاں پر سرور کونین کی خیرات بٹتی تھی
وہاں ہم مفلسوں کو بھی تونگر دیکھ آئے ہیں
ضمانت ہے اگر جنت کی بوسہ سنگ اسود کا
تو ہم کعبہ میں وہ جنت کا پتھر دیکھ آئے ہیں
شعور منزل خیر الوریٰ سب کو نہیں لیکن
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ دیکھ آئے ہیں
انہیں اصحابؓ کی نسبت سے دیوانے مدینے میں
چراغ و مسجد و محراب و منبر دیکھ آئے ہیں
بفیض مسجد نبوی ہے عظمت جن کے سجدوں کی
نمازیں ہم بھی وہ چالیس پڑھ کر دیکھ آئے ہیں
ہمیں بھی جام کوثر کے طلبگاروں میں لکھ دینا
فرشتو! آب زمزم ہم بھی پی کر دیکھ آئے ہیں
زہے قسمت کہ ہم عرفات کے میدان میں ساجد
فروغ نعرہ اللہ اکبر دیکھ آئے ہیں!

ربوہ کے نزدیک ایک نہر کے پل اور ارد گرد کے علاقوں میں جدید ساخت کے تباہ کن بموں کی تنصیب۔ مرزائیوں کی خطرناک سازش

روزنامہ پاکستان لاہور اور روزنامہ جنگ لاہور نے اپنی ۳/ اکتوبر ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں یہ خبر دی ہے:-

چنیوٹ (نامہ نگار خصوصی) جھنگ روڈ سیم نال کے قریب بموں کا بروقت پتہ چلنے پر انہیں ناکارہ بنا کر علاقے میں تباہی کی کوشش ناکام بنا دی گئی۔ تفصیلات کے مطابق ایک گذریئے نے پل کے نیچے جدید ساخت کے بم دیکھے۔ اس نے فوری طور پر اطلاع ملحقہ گاؤں خطہ کانوں کے سابق وائس چیئرمین یونین کونسل افتخار احمد کاہلوں کو دی، جنہوں نے چنیوٹ میں موجود فوجی حکام کو مطلع کیا۔ مسلح افواج کے تربیت یافتہ جوانوں نے موقع پر پہنچ کر بموں کو ناکارہ بنا دیا۔ واقعہ کی اطلاع پا کر حساس ایجنسیاں حرکت میں آگئی ہیں۔ جنہوں نے پورے علاقے کی ناکہ بندی کر دی ہے۔ مشتبہ افراد کی تلاش جاری ہے۔ پی پی آئی کے مطابق بم ایک نہر کے پل کے قریب مختلف جگہوں پر نصب کیے گئے تھے جہاں سے قریب ہی بین الاقوامی ختم نبوت یونیورسٹی تعمیر کی جا رہی ہے۔

خبر غیر واضح ہے جس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ واقعہ چنیوٹ جھنگ روڈ کا ہے یا ربوہ سے براستہ ساہیوال جھنگ جانے والی سڑک کا ہے۔ واقعہ خواہ کہیں کا بھی ہو اس میں ربوہ کی سازش کارفرما ہے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ ملک میں اس قسم کی حرکتیں اور سازشیں ربوہ کر رہا ہے۔ ربوہ ملک دشمنی، اسلام دشمنی اور مغربی استعمار، ہنود و یہود کی جاسوسی کا بہت بڑا مرکز ہے جس کو پاکستان کی ہر حکومت نے نظر انداز کیا ہے۔ مذکورہ خبر سے واضح ہے کہ جو بم وہاں رکھے گئے وہ جدید ساخت کے اور تباہ کن بم تھے، اگر خدانخواستہ وہ پھٹ جاتے تو پورا علاقہ زبردست تباہی کی لپیٹ میں آجاتا اور جو جانی و مالی نقصان ہوتا اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔

ہمارے خیال میں یہ مرزائی سازشیوں کا پہلا نشانہ تھا، ان کا دوسرا نشانہ دریائے چناب کے پل ہو سکتے تھے، تیسرا نشانہ ربوہ میں مقیم اور گرد کے وہ علاقے ہو سکتے تھے جہاں مسلمان کثرت سے آباد ہیں۔ مسلم کالونی اور ریلوے اسٹیشن پر ختم نبوت کے دو مرکز بھی موجود ہیں، ہو سکتا ہے کہ جدید ساخت کے بموں کی تنصیب کا یہ واقعہ ربوہ کے نزدیک ہو اور ان بموں کی زد میں وہ علاقے شامل ہوں جہاں مسلمان زیادہ تعداد میں رہائش پذیر ہیں، جس کا مقصد ربوہ سے مسلمانوں کا انخلاء ہو سکتا ہے تاکہ ربوہ میں مرزائیوں کی اسی طرح حکومت قائم ہو جائے جس طرح ۱۹۷۴ء سے پہلے قائم تھی اور وہاں مسلمانوں کا داخلہ ممنوع تھا۔

مرزائیوں کے پاس اسلحے، اسلحہ ساز فیکٹریوں اور ماہرین اسلحہ و بم ساز افراد کی کوئی کمی نہیں۔ چند سال قبل فیصل آباد کے ایک مکان میں پولیس نے چھاپہ مار کر اسلحہ ساز فیکٹری پکڑی تھی، جس مکان پر چھاپہ مارا تھا وہ مکان مرزائیوں کا تھا۔ ملزم رنگے ہاتھوں گرفتار بھی ہو چکے تھے، لیکن بعد میں فیصل آباد میں متعین ایک اعلیٰ پولیس افسر کی ملی بھگت اور سازش سے تمام ملزم رہا ہو گئے اور واقعہ کو دبا دیا گیا۔ ہمارے خیال میں مذکورہ خبر میں بموں کے ناکارہ بنانے کی خبر تو دی گئی لیکن مرزائی ملزموں کو پکڑنے کی کوئی صحیح کوشش نہیں کی گئی۔ جہاں یہ بم رکھے گئے یقیناً وہاں مرزائی بھی آباد ہوں گے، جو بموں کی تنصیب کے بعد ترک سکونت کر کے دوسری جگہ منتقل ہو گئے ہوں گے۔ جس کی معلومات وہاں کے مسلمان رہائشیوں سے کی جا سکتی تھیں اور اب بھی کی جا سکتی ہیں۔

ہم یہ بات ویسے ہی نہیں کہہ رہے بلکہ ایسا ہو چکا ہے۔ راولپنڈی میں اوجڑی کیمپ کا واقعہ رونما ہوا اس سے راولپنڈی اور اسلام آباد میں خطرناک قسم کی تباہی رونما ہوئی۔ ہزاروں افراد ہلاک اور زخمی ہوئے، عمارتیں تباہ ہو گئیں، سینکڑوں خاندان گھر سے بے گھر ہو گئے۔ اوجڑی کیمپ کے اس واقعہ میں قادیانی ملوث تھے۔ اسی وجہ سے ایک دو دن پہلے ہی راولپنڈی اور اسلام آباد سے ترک سکونت کر کے دوسرے شہروں میں منتقل ہو گئے تھے۔ ایک گروپ نے ملتان میں ریلوے کے ایک آفیسر کے ہاں قیام کیا تھا، جس کی ہم نے اس وقت نشاندہی بھی کر دی تھی لیکن اتنے بڑے واقعہ کو نظر انداز کر دیا گیا اور مرزائی اپنے مرزائی آفیسروں کی عنایت و مہربانی سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے جبکہ اوجڑی کیمپ کے واقعہ کی رپورٹ بھی آج تک عوام کے سامنے نہیں لائی گئی۔ ہمیں نگران وزیر اعظم کے دور میں ایسی کوئی توقع نہیں کہ وہ بموں کے واقعہ کی تحقیقات کرائیں گے، اس لئے کہ وہ مشہور قادیانی ایم۔ ایم۔ احمد کے جگری یار اور اسی کی دریافت اور اسی کی سازش سے وہ نگران وزیر اعظم بنا۔ البتہ آنے والی حکومت کو اس واقعہ کی تحقیقات کرانی چاہئے۔

بہر حال ربوہ اور چنیوٹ کے نزدیک اس قسم کی سازشیں اور غلط حرکتوں کا مقصد جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ربوہ میں رہائش پذیر مسلمانوں پر دباؤ ڈالنا ہے تاکہ وہ ربوہ چھوڑ کر چلے جائیں اور چنیوٹ کے مسلمان ان کی حمایت و تعاون سے دست کش ہو جائیں۔ لیکن یہ مرزائیوں کی بھول ہے، اہل چنیوٹ ہی نہیں بلکہ پورے ملک کے مسلمان ان کے ساتھ ہیں، جس کا ثبوت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۱۔ ۲۲/ اکتوبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات و جمعہ منعقد ہونے والی وہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس پیش کرے گی جس میں خیبر سے لے کر کراچی تک لاکھوں مسلمان شریک ہوں گے۔ مرزائیو! یاد رکھو اگر ربوہ کے کسی مسلمان کو ایک کانٹا بھی چبھویا گیا تو پورے ملک میں تمہیں کہیں جائے پناہ نہیں ملے گی۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانیوں سے دو سوال

جن پر غور و فکر کرنا ان کے لئے ہدایت کا راستہ کھول سکتا ہے

10

مرزا قادیانی ازالہ اوہام میں لکھتا ہے:

"یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ایک اول درجہ کی پیشگوئی ہے' جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے' اور جس قدر صحاح میں پیشگوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشگوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی' تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۵۵۷ مندرجہ روحانی خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

مرزا قادیانی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی متواتر ہے۔ ادھر مرزا کا کہنا یہ ہے کہ:

"میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں' جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۹۰ روحانی خزائن ص ۱۹۲ ج ۳)

پس جو لوگ مرزا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہیں وہ مفتری اور کذاب ہیں یا نہیں؟

11

مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام ص ۵۵۷ کی مندرجہ بالا عبارت میں اقرار کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر احادیث میں مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے' ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح بن مریم (علیہ السلام) کی کچھ علامات بھی بیان فرمائی ہوں گی' یہاں ایک حدیث ذکر کرتا ہوں' جسے مرزا محمود نے "حقیقت النبوۃ" ص ۱۹۲ میں نقل کر کے اس سے مسیح موعود کے نبی ہونے پر استدلال کیا ہے' ترجمہ بھی مرزا محمود ہی کا نقل کرتا ہوں۔

الانبیاء اخوۃ لعلات' امہاتہم شتی و دینہم واحد' اولی الناس بعیسی ابن مریم' لانہ لم یکن بینی و بینہ نبی' و انہ نازل' فاذا رأیتموہ فاعرفوہ' رجل مربوع' الی الحمرۃ والبیاض' علیہ ثوبان ممصران' راسہ یقطر و ان لم یصبہ بلل' فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر' و یضع الجزیۃ' و یدعو الناس الی الاسلام' فتہلک فی زمانہا الملل کلہا الا الاسلام' و ترتع الاسود مع الابل' والنمار مع البقر' والذئاب مع الغنم' و تلعب الصبیان بالحیات فلا تضرہم' فیمکث اربعین سنۃ' ثم یتوفی و یصلی علیہ المسلمون۔

یعنی۔ "انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں' ان کی مائیں تو مختلف ہوتی ہیں اور دین ایک ہوتا ہے' اور میں عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہوں' کیونکہ اس کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں' اور وہ نازل ہونے والا ہے' پس جب اسے دیکھو تو اسے پہچان لو (۱) کہ وہ درمیانہ قامت (۲) سرخی سفیدی ملا ہوا رنگ (۳) زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے (۴) اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو گا گو سر پانی نہ ہی ڈالا ہو (۵) اور وہ صلیب کو توڑے گا (۶) اور خنزیر کو قتل کرے گا (۷) اور جزیہ ترک کر دے گا اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دے گا (۸) اس کے زمانہ میں سب مذاہب ہلاک ہو جائیں گے اور صرف اسلام رہ جائے گا (۹) اور شیر اونٹوں کے ساتھ' اور چیتے گائے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ چرتے پھریں گے' اور بچے سانپوں سے کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہ دیں گے (۱۰) عیسیٰ ابن مریم چالیس سال تک رہیں گے' اور پھر فوت ہو جائیں گے (۱۱) اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔"

(حقیقت النبوۃ ص ۱۹۲)

اس حدیث شریف ذکر کردہ علامات کو ایک ایک کر کے ملاحظہ فرمائیں اور پھر انصاف سے بتائیں کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کردہ یہ علامتیں مرزا غلام احمد قادیانی میں پائی گئیں؟ اگر نہیں......

حضرت مولانا محمد احمد صاحب کراچی

درس قرآن بزم

سورۃ الحجرات

مسلمان سارے کے سارے اپنی محبت' رحم دلی اور میل جول میں مثل ایک جسم کے ہیں

بسم اللہ الرحمان الرحیم ○

وان طائفتن من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدھما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفئی الی امر اللہ فان فائت فاصلحوا بینھما بالعدل و اقسطوا ان اللہ یحب المقسطین ○ انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون ○

"اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان اصلاح کردو' پھر اگر ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس گروہ سے لڑو' جو زیادتی کرتا ہے یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو جاوے' پھر اگر رجوع ہو جائے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کردو اور انصاف کا خیال رکھو' بے شک اللہ تعالیٰ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے۔ مسلمان تو سب بھائی ہے سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کردیا کرو' اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو' تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔"

تفسیر و تشریح

گزشتہ آیات میں ایمان والوں کو خطاب کرکے ہدایت دی گئی تھی کہ ہر کس و ناکس کی بات سن کر اس پر فوراً اعتماد مت کرلیا کرو۔ اگر کوئی قانون اسلام سے بے پرواہ شخص کوئی خبر آکر سنائے تو اس کی خوب تحقیق کرلیا کرو اور اس سے پہلے اس کی بات پر یقین مت کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس کی خبر پر یقین کرکے جلدی سے کسی کے خلاف قدم اٹھا لو اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ کام غلط ہوا تو پھر پچھتانا پڑے۔ تو یہ ہدایت دے کر اور یہ نصیحت کرکے قرآن کریم نے بہت سے آپس کے اختلافات اور جھگڑے جو غلط افواہوں کی بناء پر پیدا ہوتے ہیں ان کا خاتمہ کردیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و محبت ہی وہ نقطہ ہے جس پر قوم مسلم کی تمام پراگندہ قوتیں اور منتشر جذبات جمع ہو جاتے ہیں اور یہی وہ ایمانی رشتہ ہے جس پر اسلامی اخوت کا نظام قائم ہے۔ اس لئے اوپر کی ہدایت کے ساتھ ہی اہل ایمان کو یہ بھی بتلایا گیا کہ دیکھو تمہارے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں تو تمہیں آپ کی قدر پہچانی چاہئے۔ آپ کے مشورہ اور حکم کو قبول کرنا چاہئے اور اپنی خواہش اور رائے کو آپ کے حکم کے تابع بنانا چاہئے۔ پھر یہ بھی جتلایا گیا تھا کہ یہ اللہ کا فضل و کرم ہے کہ جو مسلمانوں کے دلوں میں ایمان کی محبت پیدا فرمادی اور کفر و فسق و عصیان سے ان کے دلوں میں نفرت پیدا کردی۔ اس لئے دل سے اطاعت رسول کرنے کی ہدایت فرمائی گئی۔ الغرض مسلمانوں میں نزاع اور اختلاف کو روکنے اور پیدا ہی نہ ہونے کی پیش بندیاں فرمائی گئیں۔

اب آگے ان آیات میں بتلایا جاتا ہے کہ باوجود ان تمام پیش بندیوں کے اگر اتفاق سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں اختلاف رونما ہو جائے اور وہ آپس میں لڑ پڑیں تو پھر دوسرے مسلمانوں کو چاہئے کہ پوری کوشش کریں کہ اختلاف رفع ہو جائے اور اس میں اگر کامیابی نہ ہو اور کوئی فریق دوسرے پر چڑھا چلا جائے اور ظلم و زیادتی ہی پر کمر باندھ لے تو یکسو ہو کر نہ بیٹھ رہو بلکہ جس کی زیادتی ہو سب مسلمان مل کر اس سے لڑائی کریں۔ یہاں تک کہ وہ فریق مجبور ہو کر اپنی زیادتیوں سے باز آئے اور خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو کر صلح کے لئے اپنے کو پیش کردے۔ پھر اس وقت چاہئے کہ مسلمان دونوں فریق کے درمیان مساوات اور انصاف کے ساتھ صلح اور میل ملاپ کرادیں۔ کسی ایک کی طرفداری میں جادہ حق سے ادھر ادھر نہ جھکیں۔ پوری طرح عدل و انصاف کو ملحوظ رکھیں اور صلح و جنگ ہر حالت میں یہ خیال رہے کہ دو بھائیوں کی لڑائی یا دو بھائیوں کی مصالحت ہے۔ دشمنوں اور کافروں کی طرح برتاؤ نہ کیا جائے۔ اس لئے جب دو بھائی آپس میں ٹکرا جائیں تو یونہی ان کے حال پر نہ چھوڑ دو بلکہ ان کے درمیان اصلاح کی پوری کوشش کرو اور ایسی کوشش کرتے وقت خدا سے ڈرتے رہو۔ کسی کی بیجا طرفداری یا انتقامی جذبہ سے کام لینے کی نوبت نہ آنے۔ یہاں آیت میں جو یہ فرمایا انما المومنون اخوۃ بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تو اخوۃ کا لفظ قابل غور ہے جو حقیقی بھائیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ رشتے ناتے کے بھائیوں کے لفظ اخوان آتا ہے۔ تو قرآن پاک نے یہاں اخوۃ کا لفظ لا کر بتلادیا کہ مسلمانوں کا ایک دوسرے سے تعلق اور رشتہ بالکل سگے بھائیوں کا سا ہے جو انتہائی محبت کا رشتہ ہے۔ یہ تو ہوئی قرآنی تصریح۔ اب احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ ہوں۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اسے اس پر ظلم و ستم نہ کرنا چاہئے۔ ایک دوسری صحیح حدیث میں ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہے۔ ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہے جب کوئی مسلمان اپنے غیر حاضر مسلمان بھائی کے لئے اس کی پس پشت دعا کرتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے آمین۔ اور تجھے بھی خدا ایسا ہی دے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ مسلمان سارے کے سارے اپنی محبت' رحم دلی' میل جول میں مثل ایک جسم کے ہیں جب کسی عضو کو تکلیف ہو تو سارا جسم تڑپ اٹھتا ہے۔ کبھی بخار چڑھ آتا ہے کبھی نیند نہ آنے کی تکلیف ہوتی ہے۔ ایک اور صحیح حدیث میں ہے مومن مومن کے لئے مثل دیوار کے ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو تقویت پہنچاتا اور مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ نے اپنی ایک ہاتھ کی انگلیاں

دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر بتایا۔ ایک حدیث میں ہے کہ مومن کا تعلق اہل ایمان سے ایسا ہے جیسے سر کا تعلق جسم سے۔ مومن اہل ایمان کے لئے وہی دردمندی کرتا ہے جو دردمندی جسم کو سر کے ساتھ ہے۔ پھر آپس میں عدل و انصاف کرنے کے متعلق ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا میں جو عدل و انصاف کرتے رہے وہ موتیوں کے ممبروں پر رحمن عزوجل کے سامنے ہوں گے اور یہ بدلہ ہوگا ان کے عدل و انصاف کا۔ اوپر شروع سورۃ سے حقوق نبویہ کا ذکر کرنے کے بعد اب بعض باہمی حقوق اور آداب معاشرت بیان فرمائے جاتے ہیں۔ جن میں پہلا حکم ان آیات میں بیان فرمایا گیا کہ اگر مسلمانوں کی دو جماعتوں یا دو شخصوں میں لڑائی ہو جائے تو باہم صلح صفائی اور میل ملاپ کرادو اور عدل انصاف ملحوظ رکھو۔

ان آیات میں یہی مضمون بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

عدل و انصاف

"اور اگر مسلمانوں میں دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان اصلاح کردو یعنی نزاع رفع کر کے لڑائی موقوف کرادو۔ پھر اگر بعد کوشش اصلاح کے بھی ان میں کا ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے اور لڑنا موقوف نہ کرے تو اس گروہ سے لڑو جو زیادتی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع ہو جاوے۔ پھر اگر وہ زیادتی کرنے والا فرقہ حکم خدا کی طرف رجوع ہو جاوے تو ان دونوں کے درمیان عدل کے ساتھ اصلاح کردو یعنی حدود شرعیہ کے موافق اس نزاعی معاملہ کو طے کردو اور انصاف کا خیال رکھو یعنی طرفداری اور غرض نفسانی کو غالب نہ ہونے دو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے۔
(سورۃ الحجرات آیت۹)

اور ہم نے جو اصلاح کا یہ حکم کیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان تو سب اشتراک فی الدین کی وجہ سے ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کروا کرو تاکہ اخوت قائم رہے اور اصلاح کے وقت اللہ سے ڈرتے رہا کرو یعنی حدود شرعیہ کی رعایت رکھا کرو تاکہ تم پر رحمت کی جاوے۔"

ان آیات سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی وحدت قائم رکھنے کے لئے اور ایک سطح پر مرکوز کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان میں ہمیشہ ایک ایسی جماعت موجود رہے جو اختلافات کا جائزہ لیتی رہے اور جب مسلمانوں کے دو فریق میں کوئی نزاع اختلاف یا مناقشہ پیدا ہو تو بیچ میں پڑ کر صلح صفائی کرادے اور جو فریق نہ مانے تو اس کے خلاف قوت و طاقت کا استعمال کریں حتیٰ کہ وہ فریق سرکشی سے باز آجائے اور خدا کے حکموں کے آگے سر تسلیم خم کردے۔

باقی ص۲۵پر

ایک عجیب اور دلچسپ واقعہ

کبھی ایسا بھی ہوا تھا

اس نے قبر میں ہاتھ ڈالا ہاتھ جل گیا حالانکہ بظاہر ہاتھ صحیح سالم تھا

جناب عبدالحی صاحب فاروقی ہمدرد یونیورسٹی دہلی

شیخ ابوالحسن خرقانی کی کرامت

سلطان محمود کا معمول تھا کہ جب وہ کسی ملک پر لشکر کشی کے ارادے سے نکلتا تو پہلے کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کا خواستگار اور نصیحت کا طالب ہوتا۔ چنانچہ اسی روش کے مطابق وہ ایک بار سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ہندوستان کی مہم پر بار بار جاتا ہوں مگر کامیابی نہیں ہوتی ہے۔ اب اس بار پھر ایک لشکر جرار لے کر وہاں کے لئے روانہ ہو رہا ہوں۔ حضرت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں اور کچھ نصیحت فرمائیں۔ اس کے بعد اس نے اشرفیوں سے بھری ہوئی دو تھیلیاں حضرت شیخ کی خدمت میں پیش کیں۔

حضرت نے پہلے تو بہت معذرت چاہی اور فرمایا تمہیں کچھ غلط فہمی ہوگئی ہے مجھ جیسے گوشہ نشین فقیر کی کیا حیثیت کہ وہ کوئی دعا وغیرہ کرسکے۔ فقیر تو دنیا سے الگ تھلگ پہاڑ کے اس غار میں بیٹھا اپنے مالک کو راضی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ شاید وہاں تمہاری مراد پوری ہو جائے۔

سلطان کا اصرار بڑھا تو شیخ نے غار کے کسی کونے سے سوکھی ہوئی روٹیوں کے چند ٹکڑے سلطان کی طرف بڑھائے کہ وہ انہیں نوش کرلے۔ سلطان نے انہیں کھانے کی بہتری کوشش کی مگر سوکھے اور سخت ہونے کی وجہ سے اس کے حلق سے وہ ٹکڑے اتر نہیں سکے۔ اس کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ دیکھو! جس طرح میری چیز تمہاری حلق سے نہیں اتر رہی ہے اسی طرح تمہاری چیز میری حلق سے نہیں اتر سکتی اس لئے تم اپنی اشرفیاں واپس لے جاؤ۔ اسکے بعد آپ نے سلطان کو کچھ نصیحتیں فرمائیں اور چلتے وقت ایک اپنا استعمالی کرتا سلطان کو مرحمت فرمایا اور کہا کوئی امر دشوار لاحق ہو تو حضرت حق جل مجدہ کی بارگاہ میں اس کرتے کے وسیلے سے دعا کرنا انشاء اللہ وہ دعا قبول ہوگی

محمود اپنے لشکر کے ساتھ مطلوبہ مہم پر روانہ ہوگیا۔ راستہ میں آنے والی چھوٹی آبادیوں کو فتح کرتا ہوا ایک ایسے مشہور شہر کی فصیل کے قریب پہونچا جس کو فتح کرنے میں اب تک اس کو ناکامی ہو رہی تھی وہ ایک عرصہ تک اس شہر کا محاصرہ کئے ہوئے پڑا رہا۔ ہرچند فصیل کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی جاتی تھی مگر کامیابی نہیں ہوتی تھی کیونکہ مدمقابل لشکر فصیل کے اندر سے حملہ کرتا تھا اور سلطان کے لشکر کو نقصان پہونچا کر پھر اندر ہی چھپ جاتا تھا۔ فوجی نقطہ نظر سے اس شہر پر قبضہ ہو جانا گویا کہ پورے ملک پر قبضہ ہو جانے کے مترادف تھا۔

سلطان کو فکر تھی کہ کہیں اس بار بھی یہ مہم ناکام نہ ہو جائے چنانچہ ایک شب وہ نماز تہجد کے بعد انتہائی بیقراری کے عالم میں شیخ کے کرتے کو ہاتھ میں لے کر اس کے وسیلہ سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں مدد کا طالب ہوا۔ شب بیداری اور تضرع و زاری کے اس عالم میں مصلے پر ہی اس کی آنکھ لگ گئی خواب میں شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کو دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں محمود! اتنی سی معمولی بات کے لئے تونے میرے کرتے کو وسیلہ بنایا۔ ارے نادان! کاش کوئی اس سے بڑی چیز طلب کرتا۔ اچھا بتا کہ فصیل کا دروازہ کہاں ہے؟ سلطان نے اشارے سے بتایا۔ آپ نے ہاتھ میں پتھر اٹھا کر دروازہ پر مارا جس سے ایک شدید آواز پیدا ہوئی اور اسکی آنکھ کھل گئی۔ معلوم ہوا کہ لشکر میں ایک ہلچل مچی ہوئی ہے تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ رات کے کسی حصہ میں لشکر کی ایک ٹکڑی نے فصیل کے دروازے پر شدید حملہ کیا تھا جس کے نتیجہ میں دروازہ اور اسے ملحقہ دیوار ایک زوردار آواز کے ساتھ ٹوٹ کر گر گئی جس سے محمود کا لشکر آسانی کے ساتھ شہر میں داخل ہوگیا اور کثیر مال غنیمت کے ساتھ فتح حاصل ہوگئی

ہندوستان میں اور خاص طور پر شمالی ہندوستان میں

کلہ گویان اسلام کے دخول و عروج کی تاریخ یہیں سے شروع ہوتی ہے

ہاتھ جل گیا

آج سے پچاس ساٹھ سال پہلے یوپی کے ایک مشہور شہر میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ شہر کے ایک حصہ میں وہاں کا وسیع اور قدیم قبرستان ہے۔ اتفاق سے ایک شخص کا انتقال ہوا۔ اس کے جنازے کو لے کر لوگ قبرستان پہونچے۔ جب قبر تیار ہو گئی اور میت کو اس میں اتار کر تختے لگائے جانے لگے تو جو لوگ قبر میں ساتھ اترے تھے ان میں ایک صاحب جو کہ سرہانے کی طرف تھے' کچھ ضروری کاغذات جیب سے نکل کر قبر میں گر گئے۔ ان کو پتہ بھی چل گیا تھا۔ مگر خیال کیا کہ جب تختے لگا کر نکلنے لگیں گے تو یہ چیز اٹھالیں گے مگر خدا کا کرنا یہ ہوا کہ وہ نکلتے وقت یہ چیزیں اٹھانا بھول گئے لیکن جوں ہی مٹی دینے کا وقت آیا انھیں فوراً یاد آگیا اور شور مچایا کہ ٹھہریئے! میرے کچھ نہایت اہم کاغذات قبر میں رہ گئے ہیں انھیں اٹھانے کا موقع دیجئے مجمع میں کچھ لوگوں نے اختلاف بھی کیا اب تختے لگ جانے کے بعد قبر کھولنا مناسب نہیں مگر ان کا اصرار بڑھتا ہی رہا۔ اور بتایا کہ اگر یہ کاغذات نہیں ملیں گے تو مجھے شدید مالی نقصان پہونچ جائے گا غرض اسی افراتفری میں مٹی ڈالنے کا کام ملتوی ہو گیا۔ سب کی رائے ہوئی کہ مفتی شہر سے مشورہ کیا جائے چنانچہ صاحب معاملہ اور دوسرے لوگ فوراً مفتی شہر کے پاس پہنچے اور سارا واقعہ بیان کیا مفتی صاحب کی رائے ہوئی کہ جن صاحب کا سامان قبر میں رہ گیا ہے وہی خود صرف اسی جگہ کا تختہ ہٹا کر اپنا سامان اٹھالیں جہاں ان کے خیال میں وہ سامان گرا ہے۔ لوگ فوراً قبرستان واپس آئے جہاں لوگ ان کا انتظار کر رہے تھے اور مفتی صاحب کی رائے سے سب کو مطلع کیا غرض سب لوگوں نے صاحب معاملہ کو اجازت دیدی کہ آپ کا جس جگہ اپنا سامان گرا یاد ہو صرف اسی جگہ سے تختہ ہٹا کر اٹھا لیجئے انہوں نے کہا کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ سرہانے گرا تھا۔ چنانچہ انہوں نے سرہانے سے ایک تختہ ہٹا کر جیسے ہی قبر میں ہاتھ ڈالا ہے فوراً چیختے ہوئے ہاتھ باہر نکال لیا اور یہ کہہ کر تڑپنے لگا کہ ہاتھ جل گیا۔ آگ لگ گئی۔ ہاتھ جل گیا' آگ لگ گئی' لوگ حیران تھے کہ یہ کیا ہو گیا۔ جیسے تیسے مٹی ڈال کر قبر تو بند کردی گئی اور لوگوں نے ان کے ہاتھ کو اچھی طرح دیکھنا شروع کر دیا۔ بظاہر وہ ہاتھ بالکل صحیح و سالم تھا اور کسی طرح کے جلنے کی کوئی علامت نہ تھی۔ لوگوں نے ان کو سمجھایا بھی کہ بھائی تمہارا تو ہاتھ بالکل ٹھیک ہے پھر تم کیوں اتنا تڑپ رہے ہو؟ لیکن ان کی چیخ اور کراہ کے سامنے کسی کی کوئی بات نہ چل سکی۔ اسی عالم میں چارپائی پر ڈال کر لوگ ان کو گھر لائے۔ اور یہاں بھی وہ بے قراری اور تڑپ کا حال تھا لوگوں کی رائے ہوئی کہ کسی اچھے ڈاکٹر کو دکھایا جائے اتفاق سے اس زمانے میں شہر کے سول سرجن ایک مسلمان تھے۔ لوگ ان کے پاس لے گئے انہوں نے جدید آلات کی مدد سے سارے ہاتھ کا معائنہ کیا مگر ان کو جلنے یا آگ لگنے کی کوئی علامت نہیں مل سکی' ساری کھال بالکل ٹھیک تھی۔ رگوں میں خون کی آمدورفت حسب دستور تھی ہڈی اور گوشت وغیرہ سب اپنی حالت پر پائے تھے مگر وہ یہی کہے جارہے تھا کہ جل گیا اور آگ لگ گئی۔ انکی تڑپ اور بے چینی کسی سے دیکھی نہیں جارہی تھی ایک چیخ اور ایک کراہ تھی جو سارے گردوپیش کو دہلائے ہوئے تھے

سول سرجن اور انکے ڈاکٹروں کی پوری جماعت حیران اور سارے عزیز و اقارب ششدر کہ یہ کیا معاملہ ہے؟

اس طرح تین دن اور تین راتیں تڑپنے کے بعد وہ بھی اپنے مالک سے جاملا (بشکریہ ماہنامہ ندائے شاہی مراد آباد انڈیا)

از۔ عبداللطیف' ڈسکہ

مرزائیوں کے ساتھ ایک مختصر دلچسپ کامیاب مناظرہ

مرزائی ہو یا کوئی صلیبی یا چکڑالوی

مولانا غلام یاسین اسے پہلے ہی راؤنڈ میں ناک آوٹ کردیتے ہیں

علی پور چٹھہ کے میرے ایک پیارے دوست جناب علامہ محمد یاسین عابد صاحب جو کہ اپنی معلومات اور مطالعہ و حاضر جوابی میں نمایاں حیثیت کے مالک ہیں۔ مرزائی ہو یا کوئی صلیبی یا چکڑالوی وغیرہ اسے پہلے ہی راؤنڈ میں ناک آوٹ کردیتے ہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کے ایک ممتاز مبلغ احمد علی شاہ ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کے ساتھ ایک مناظرہ کی روئیداد مندرجہ ذیل الفاظ میں تحریر فرما کر بندہ کو ارسال فرمائی ہے بندہ اس کی افادیت کے پیش نظر عامۃ المسلمین کی خدمت میں بواسطہ ہفت روزہ ختم نبوت لفظ بلفظ پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہے۔

روئیداد مناظرہ بزبان علامہ عابد صاحب آف علی پور چٹھہ' گوجرانوالہ۔ انہوں نے لکھا ہے کہ یہاں مرزائیوں کا مشہور عالم سید احمد علی شاہ ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ آگیا۔ مرزائیوں کی طرف سے مجھے سوال و جواب کی دعوت دی گئی تو بندہ وقت مقررہ سے بھی پہلے پہنچ گیا۔ پروگرام شروع ہوا تو مجھے پہلے سوال کرنے کا موقع دیا گیا۔ واضح ہو کہ مرزائیوں کی عبادت گاہ مرزائی خواتین و حضرات سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی' چند سنی' چکڑالوی و عیسائی بھی موجود تھے۔ میں نے پوچھا جیسا کہ اللہ کا قانون ہے کہ وہ نبی کی مادری زبان میں ہی وحی کا نزول کرتا ہے پھر مرزا قادیانی کو وحی کرتے وقت خدا نے اپنا قدیم اصول کیوں توڑ دیا اور مرزا کو آئی لو یو I Love You کیوں کہا؟ پھر سیرۃ المہدی میں ہے کہ مرزا کو اس فقرہ کی کچھ سمجھ نہ آئی تو وہ گلیوں میں اسکولی بچوں سے اس فقرہ کا مطلب پوچھتے پھرتے تھے۔ وحی کا شارح اول نبی خود ہوتا ہے لیکن یہاں معاملہ کیوں الٹ ہو گیا؟ خدا نے مجھ اگے آگے بین کیوں وجائی؟ صاحب بولے آنحضرتؐ کو بھی فارسی میں وحی ہوئی تھی۔ پھر ایک فارسی کا شعر پڑھ دیا میں نے مسکرا کر کہا۔ اجی واہ ذرا میں بھی تو دیکھوں کہاں لکھا ہے یہ فارسی الہام۔ صاحب لگے بغلیں جھانکنے اور حاضرین خواتین و حضرات میں کھلبلی مچ گئی تو بدھو جی کو ہوش آیا اور بولے یہ الہام سینہ بسینہ چلا آرہا ہے اسے لکھا نہیں گیا نہ قرآن میں نہ حدیث میں۔ میں نے متوازن معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر آپ اس پنجابی حدیث کو کیوں نہیں مانتے جو لکھی نہیں گئی بلکہ سینہ بسینہ چلی آرہی ہے۔ تمام حاضرین ہنسنے لگے تو بھولے بادشاہ نے بوکھلا کر حاضرین کو خاموش کرایا اور فرمانے لگے۔ وہ کون سی پنجابی حدیث ہے جی جو حضورؐ نے بیان فرمائی اور لکھی نہ گئی بلکہ سینہ بسینہ چلی آتی ہے۔ میں نے کہا وہ حدیث یوں ہے جی کہ۔ مین چودھویں صدی وچ ہندوستان وچ دجال پیدا ہووے گا۔ نام اسدا مرزا قادیانی ہووے گا۔ جھوٹی نبوت دا دعویٰ کرے گا۔ گونہہ وچ لبڑ کے مرے گا۔ دوزخ وچ سٹیا جاوے گا اور تمام ملعوناں توں زیادہ لعنتی ہووے گا۔ پھر کیا تھا تمام لوگ آگ بگولا ہو گئے اور مجھے لاف گزاف بکنے لگے کہ یہ کہاں لکھا ہے میں یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا کہ صاحبو آپ تو خواہ مخواہ ناراض ہو رہے ہیں یہ پنجابی الہام اسی کتاب میں لکھا ہے جس میں وہ فارسی الہام لکھا ہوا ہے دراصل آپ نے غور ہی نہیں کیا وہ دن سو یہ دن مرزائی مجھ سے ناراض ہو گئے بلانے سے بھی نہیں بولتے۔ فقط والسلام

احقر عبداللطیف مسعود مین بازار ڈسکہ' ضلع سیالکوٹ۔

بنگلہ دیش میں عالمی ختم نبوت کانفرنس

17 دسمبر ۱۹۹۳ء کو ہوگی

عالمی مجلس کے وفد کے دورہ کی رپورٹ

اس کانفرنس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے حکومت بنگلہ دیش سے مطالبہ کیا جائے گا

رپورٹ:- ابو مریم

بنگلہ دیش کا تاریخی شہر ڈھاکہ جسے "مسجدوں کا شہر" بھی کہا جاتا ہے' اندازہ کے مطابق اس میں "تقریباً" ۷ ہزار سے زائد مساجد ہیں اور ان میں اگر آپ نماز ادا کریں تو بھری ہوئی پائیں گے۔ اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ بنگلہ دیش کے مسلمانوں کا رجحان کافی حد تک دینی ہے۔ جدید ڈھاکہ خوب ترقی یافتہ' بڑی بڑی کشادہ سڑکیں' اونچی اونچی عمارتیں' اسٹیٹ بینک کی عمارت چالیس منزلہ ہے اندازے کے برعکس ڈھاکہ کو ترقی یافتہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اس تاریخی شہر کے لئے ایئرپورٹ پر عالمی مجلس تحفظ کے امیر مرکزیہ حضرت شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب' نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے فیصلے اور حکم کے تحت جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا وفد جو مولانا سعید احمد جلالپوری اور مفتی محمد جمیل خان پر مشتمل تھا اترا اور امیگریشن اور کسٹم سے فارغ ہو کر ایئرپورٹ سے باہر آیا تو المرکز الاسلامی بنگلہ دیش کے بانی اور سربراہ مولانا شہید الاسلام اپنے رفقاء مفتی نعیم احمد' مفتی روح الدین کے ہمراہ چشم براہ تھے۔

وفد کا دورہ صرف تین دن کا تھا اس لئے مولانا شہید الاسلام نے بتایا کہ اس وقت المرکز الاسلامی محمد پور میں ختم نبوت اندولن پریشد کے ذمہ دار حضرات کے ساتھ میٹنگ ہے۔ ختم نبوت اندولن پریشد تین سال قبل جمعیت علماء اسلام بنگلہ دیش کے نائب امیر مولانا شمس الدین قاسمی کی سربراہی میں قائم کی گئی تھی اور اس کو سیاسی پلیٹ فارم سے بالکل جدا رکھا گیا تھا۔ اس کے تحت کچھ پروگرام بھی ہوتے تھے لیکن سیاسی حالات کی بناء پر کام زیادہ تیز رفتاری سے نہ ہوسکا تھا۔ امیر مرکزیہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد نے اس شعبہ کو بنگلہ دیش میں کام کرنے کی اجازت دی تھی اور ان کے بعض پروگراموں میں امیر مرکزیہ بنفس نفیس شرکت فرما چکے تھے۔ ختم نبوت اندولن پریشد کے مولانا مفتی محمد وقاص' مولانا محمد شوکت' مولانا محمد ظہیر اور ان کے ساتھیوں نے تین گھنٹہ کے تفصیلی اجلاس میں قیام پاکستان سے قبل اور قیام پاکستان کے بعد کے تفصیلی حالات کا جائزہ پیش کیا اور بتایا کہ اس وقت قادیانیوں نے بنگلہ دیش میں ارتداد کا فتنہ بہت تیزی سے پھیلانا شروع کردیا ہے' اس لئے اس وقت متحدہ پلیٹ فارم سے غیر سیاسی طور پر اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے جدوجہد کی ضرورت ہے۔ آپ حضرات اس سلسلے میں ایک مشترکہ پلیٹ فارم اور ایک لائحہ عمل مرتب کریں تاکہ بنگلہ دیش میں بھی دیگر مسلم ممالک کی طرح قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس اجلاس میں طے پایا کہ منگل بارہ بجے مولانا شمس الدین قاسمی (جو کہ بیمار ہیں) کی خدمت میں جاکر مزید اس سلسلے میں گفتگو کی جائے۔

منگل کو فجر کی نماز کے بعد المرکز الاسلامی بنگلہ دیش کے سینٹر کا معائنہ ہوا۔ وفد کو بتایا گیا کہ اس وقت المرکز الاسلامی کے تحت ۹ ایمبولینس' ایک میت بس اور ۷ سے زیادہ مدارس' ایک یتیم بچوں کے لئے مدرسہ کام کررہا ہے۔ چودہ سے زائد افراد پر مشتمل عملہ خدمت خلق میں مصروف ہے۔ ایک اسپتال "اسرا" کے نام سے جنوری سے کام شروع کردے گا جبکہ چاٹگام اور سلہٹ میں ایک ایک مرکز قائم کردیئے گئے۔ منصوبے کے مطابق بنگلہ دیش کے تمام علاقوں میں ایک مسجد' ایک مدرسہ' ایک کلینک اور ایمبولینس سینٹر قائم کیا جائے گا۔ اسپتال کی عمارت کا بھی وفد نے معائنہ کیا۔

۱۱ بجے جامعہ مدنیہ حسینیہ میں بھی ایک تفصیلی نشست ہوئی۔ مولانا شمس الدین قاسمی نے وفد کے ارکان کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے جمعیت علماء اسلام بنگلہ دیش کے کارکن ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ایک لائحہ عمل ترتیب دیا گیا اور طے پایا کہ بدھ کی شام پانچ بجے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش میں بنگلہ دیش کی تمام دینی و سیاسی جماعتوں کے علماء کرام کا نمائندہ اجلاس بلا کر اس میں مشترکہ پلیٹ فارم کا اعلان اور کانفرنس کی تیاری اور کمیٹیوں کا اعلان کردیا جائے۔

۸ بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش کے سیکرٹری جنرل مولانا نور الاسلام اور جامع مسجد بیت المکرم کے خطیب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا عبدالحق صاحب' ختم نبوت کے امیر مولانا عبدالجبار سے تفصیلی ملاقات ہوئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی ڈھائی سال قبل بنگلہ دیش کے علماء کرام نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے رد کے لئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم تشکیل دیا تھا۔ مولانا عبدالجبار صاحب نے اپنی جماعت کا اس جماعت میں انضمام کرلیا تھا۔ تفصیلی گفتگو میں ان حضرات کی رائے بھی یہی تھی کہ اس عظیم کام کے لئے مشترکہ اور متحدہ پلیٹ فارم کی ضرورت ہے۔ اختلاف اور انتشار سے قادیانیوں کے مشن کو فائدہ پہنچے گا۔ طے پایا کہ بدھ کے دن صبح ۹ بجے مولانا عبدالحق اور مولانا شمس الدین قاسمی اور وفاق المدارس العربیہ بنگلہ دیش کے صدر

باقی ص ۲۵ پر

نائیجیریا میں اسلامی تاریخ کے روشن اوراق

تحریر۔ جناب ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی نائیجیریا

اس ملک کے نام کی بنیاد دریائے نائیجر ہے۔ یہ دریا افریقہ کے چار بڑے دریاؤں میں سے ایک ہے یعنی دریائے نیل، نیجر، کانگو اور سنگال۔

نیجر کے لفظی معنی قعر سیاہ فام کے ہیں۔ نیجر لفظ نیگرو کی بگڑی ہوئی شکل ہے جو لاطینی زبان سے ماخوذ ہے۔ عربوں نے سوڈان شرقی موجودہ سوڈان کے لئے اور سوڈان غربی نائیجیریا اور اس سے ملحق ممالک کے لئے استعمال کیا ہے مگر نائیجیریا کو وہ اکثر "تکرور" کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ موجودہ نام انگریزوں کا عطا کردہ ہے۔ سب سے پہلے جس شخص نے اس ملک کو نائیجیریا کا نام دیا وہ لارڈ فریڈرک لوگارڈ ہے۔ یہ پہلا وائسرائے جنرل ہے جو انگریزوں نے ۱۹۱۴ء میں اس ملک پر مقرر کیا ملک کا اصل حاکم وائسرائے ہوتا تھا۔ باقی مجالس اس کے تحت تھیں۔

اسلام اس دیار میں صحابی جلیل فاتح عرب و افریقہ عقبہ بن نافع کے ذریعہ داخل ہوا۔ شیخ عبداللہ بن فودی نے اپنی کتاب تزیین الورقات میں لکھا ہے کہ۔

غرب افریقہ میں اسلام پہلی صدی ہجری میں ایک جلیل صحابی حضرت عقبہ بن نافع کے ذریعہ ہوا۔ وہ بوری قبائل تک پہنچے ان کو اسلام کی دعوت دی۔ ان کا بادشاہ بغیر جنگ کے مسلمان ہو گیا۔ عقبہ نے اس کی لڑکی بج منغ سے شادی کی اس سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ اپنے وطن میں رہی اور اپنے والد کی زبان بولنے لگی۔

عبداللہ بن فودی نے ایک شعر میں یہ حقیقت اس طرح بیان کی ہے کہ۔

و عقبہ جد للفلانین من عرب
و من تور کانت امھم بج منغ

عقبہؓ فلانیوں کے جد اعلیٰ ہیں جو عرب تھے اور ان کی ماں قبیلہ تور سے تھی جن کا نام "بج منغ" تھا۔

حضرت عقبہ بن نافع نے افریقہ کی فتوحات میں زبردست رول ادا کیا ہے۔ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب کے زمانہ ہی سے افریقہ پر حملے شروع کر دیئے تھے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے ان کو اس مہم پر مامور کیا تھا۔ انہوں نے شمالی افریقہ فتح کر کے وہاں ایک شہر "قیروان" کے نام سے آباد کیا اور اسی کو اپنی دعوت دین و جہاد کا مرکز قرار دیا۔ اس کے بعد یزید بن معاویہ کے دور میں وہ پھر افریقہ اور ملک پر ملک فتح کرتے ہوئے بحر اطلسی تک پہنچ گئے اور انہوں نے سمندر میں گھوڑا ڈال دیا اور وہ الفاظ کہے جو مشہور ہو گئے کہ۔

اے اللہ میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ اب آگے جانے کا راستہ باقی نہیں رہا اور اگر سمندر کو پار کر کے آگے بڑھنے کی گنجائش ہوتی تو میں ضرور ایسا کرتا۔

پھر وہ لوٹ کر جنوب کی طرف آگے بڑھے۔ ملک پر ملک فتح کرتے ہوئے وہ صنہاجہ اور طنجہ قبائل کے علاقوں میں گئے اور انہوں نے اسلام قبول کیا پھر وہ غانہ اور تکرور پہنچے۔ "تکرور" وہی علاقہ ہے جو آج کل نائیجیریا کہلاتا ہے۔ جب وہ قیروان واپس ہو رہے تھے اسی وقت بعض بربروں نے ان کو شہید کر دیا۔

اس کا امکان ہے کہ حضرت عقبہ بن نافع نے اسی علاقہ میں شادی کی ہو اس لئے کہ مغربی حصہ میں تو سمندر ان کی راہ میں حارج تھا مگر جنوب افریقہ میں کوئی چیز حارج نہ تھی لہٰذا وہ پیش قدمی کرتے رہے حتیٰ کہ تکرور پہنچ گئے یعنی نائیجیریا۔ یہاں انہوں نے شادی کی جس سے اللہ نے ان کو اولاد سے نوازا۔ یہی اولاد آگے چل کر قبیلہ "فلانی" کہلائی۔ اس قبیلہ کی عربیت اور اسلامیت معروف ہے۔ اس میں بہت سے علماء اور صلحاء پیدا ہوئے۔ ان لوگوں نے بڑی بڑی سلطنتیں قائم کیں حتیٰ کہ عثمان بن فودی نے عظیم اسلامی حکومت کی بنیاد ڈالی جس نے انیسویں صدی میں اسلام کی جڑوں کو اس دیار میں مضبوط کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب اس ملک میں انگریز آئے تو ان علاقوں میں جہاں اسلامی حکومت رہ چکی تھی ان کو کامیابی نہیں ہوئی اور عیسائیت تو بالکل نہ پھیل سکی مگر نائیجیریا کے جنوب میں ان کو بڑی کامیابی ہوئی اور انہوں نے قبیلہ ایبو اور یوربا کو عیسائی بنا لیا قبیلہ ایبو بت پرست تھا اس طرح جنوبی ریاستوں میں عیسائیوں کی اکثریت ہو گئی۔

حضرت عقبہؓ بن نافع کی شہادت کے بعد موسیٰ بن نصیر نے افریقہ کی فتوحات اور اس میں اسلام کے استحکام کا عمل جاری رکھا۔ بربروں کو ارتداد کی دلدل سے نکالا۔ پھر خلیفہ عبدالملک نے زہیر بن قیس کو افریقہ پر متعین کیا۔ انہوں نے بھی فتوحات کیں۔ توسیع میں حصہ لیا مگر وہ بھی شہید ہو گئے۔

پھر عبدالرحمان بن حبیب افریقہ کی فتوحات پر مقرر ہوئے۔ انہوں نے افریقہ میں فتوحات کا سلسلہ جاری رکھا۔ صحرا کے جنوب تک پہنچ گئے۔ خلفاء بنی امیہ برابر افریقہ کی فتوحات کی جانب اپنی توجہ مبذول کرتے رہے اور یہ سلسلہ خاندان بنی امیہ کے خاتمہ تک جاری رہا جب بنی امیہ کی حکومت ختم ہوئی اور عباسیوں نے ان کو قتل کرنا شروع کیا اس وقت بہت سے اموی نوجوان بھاگ کر افریقہ میں پناہ گزین ہوئے۔ انہیں میں سے دو شہزادے صاحب سلطنت و تاج بنے یعنی ایک عبدالرحمان داخل جس نے افریقہ ہوتے ہوئے اندلس کی راہ اختیار کی اور ۲۰ برس کی عمر میں بنی امیہ کی سلطنت اندلس میں قائم کر دی جو کئی صدیوں تک قائم رہی اور جو عباسیوں کی سلطنت کا علم و فضل میں مقابلہ کرتی رہی۔ دوسری شخصیت ادریس بن عبداللہ علوی کی ہے جس نے دولت ادریسیہ مراکش میں ۱۷۲ھ میں قائم کی۔

عہد عباسی میں فتوحات کی توسیع ختم ہو گئی اور علوم و فنون کا دور شروع ہوا۔ جو ممالک فتح ہو چکے تھے ان پر بغداد کی خلافت قائم رہی اور اسلام ان کے اندر نشوونما پاتا رہا۔ نائیجیریا کے دو حصے ہیں ایک شمالی نائیجیریا جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ دوسرا جنوبی نائیجیریا جس میں عیسائیوں کی اکثریت ہے۔ شمالی حصہ بڑا ہے اس کی آبادی زیادہ ہے۔ جنوب میں صرف ۵ ریاستیں ہیں باقی ۲۰ ریاستیں شمال میں یا وسط میں واقع ہیں۔ خاص طور پر جو علاقہ "ہاوسا" قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے وہ تقریباً سو فیصدی مسلم ہے۔

ایبو قبیلہ جنوب میں ہے وہ تقریباً پورا عیسائی ہے۔ انگریزی حکومت نے ۱۰۰ برس کی مدت میں ان کو عیسائی بنا لیا یہ لوگ جنوب میں ساحل سمندر پر رہتے ہیں اسی طرح

باقی ص ۲۵ پر

منظور احمد شاہ آسی ' مانسہرہ

پاکستان اندر اسٹیٹ در اسٹیٹ

موضع ڈگیاں کا نام ربوہ کیسے؟

قادیانی قادیان کو مکہ اور مدینہ کے برابر سمجھتے ہیں

ربوہ کے معنی ٹیلا یا تودہ کے ہیں۔ قرآن میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ کے ذکر میں ربوہ لفظ آیا ہے چونکہ آنجہانی مرزا قادیانی کا دعویٰ بھی تھا کہ میں مثیل مسیح ہوں یا عیسیٰؑ ابن مریم ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰؑ اور ان کی ماں کو نشانی بنایا۔ سیدنا عیسیٰؑ جب بغیر باپ کے پیدا ہوئے تو یہودی ان پر اتہام لگاتے تھے اور حضرت مریم صدیقہ کی توہین کرتے جبکہ عیسائی حضرت عیسیٰؑ کی اس خلاف عادت پیدائش پر انہیں اللہ کا بیٹا قرار دیتے تھے۔ ظالم یہودی بادشاہ اور اس کے حاشیہ نشین حضرت عیسیٰؑ کے قتل کے درپے تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی والدہ کو ایک سرسبز و شاداب ٹیلے پر لے جا کر پناہ دی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ نہایت امن و سکون سے جوان ہوئے۔ اس ٹیلے کا ذکر سورۃ مومنون آیت نمبر ۵۰ میں ہے۔ وہ کہاں تھا مفسرین نے مصر' دمشق' بیت المقدس قرار دیا۔ یہی وہ جگہیں ہیں جہاں حضرت مریمؑ اپنے لخت جگر حضرت عیسیٰؑ کو لئے پھرتی رہیں۔ وہ ایسی جگہ تھی جہاں کی آب و ہوا نہایت خوشگوار تھی۔

قیام پاکستان کے بعد گورنمنٹ برطانیہ نے اپنے "خود کاشتہ پودے" کو قادیان کے بجائے بعض سیاسی مصلحتوں کے تحت "جہیز میں پاکستان کو دے دیا۔" حالانکہ ان کی جنم بھومی قادیان تھا لیکن جو کام انگریز پاکستان میں قادیانیوں کو منتقل کر کے لے سکتا تھا وہ اس کو بھارت میں کہاں نصیب ہو سکتا تھا حالانکہ قادیان کو مرزائی مکہ اور مدینہ کے برابر سمجھتے ہیں جیسا کہ مرزا قادیانی خود کہتا ہے۔

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

انگریز کا واحد مقصد چونکہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنا تھا لہٰذا یہ شجرہ خبیثہ بھی ہمارے حصہ میں دیا گیا۔ انگریز گورنر سر فرانسس موڈی نے قادیانی جماعت کو ۱۰۳۳ (دس سو تینتیس) ایکڑ' سات کنال آٹھ مرلے زمین چھ پیسے فی مرلے کے حساب سے ۴۰ سال کی لیز پر دلوائی۔ اس وقت اس جگہ کا نام "ڈگیاں" تھا۔ چونکہ پاکستان کا اہم فضائی اڈاہ سرگودھا بھی قریب تھا۔ انگریز نے قادیانیوں کو جاسوسی کرنے کے لئے اس اہم جگہ بٹھایا جو بظاہر اس وقت غیر اہم اور بے وقعت تھی۔ خشک پہاڑیوں کے درمیان واقع تھی۔ چنانچہ بعد میں قادیانیوں نے اعلیٰ حکام سے مل کر اس زمین کا انتقال ۲۹ نومبر ۱۹۴۹ء کو انجمن احمدیہ کے نام کرا لیا اور ڈگیاں کا نام ربوہ رکھ دیا چونکہ مرزا قادیانی نے بھی یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ حضرت عیسیٰؑ کے ذکر میں قرآن پاک میں لفظ "ربوہ" بھی آیا ہے تو گویا مرزا نے یہ ظاہر کیا ہے کہ یہی وہ ربوہ ہے جس کا تذکرہ قرآن میں ہے حالانکہ ایسی بات نہ تھی۔ یہ قرآنی آیات کی توہین اور غلط تشریح کی گئی۔ اسی وجہ سے ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اہم مطالبات میں سے ایک مطالبہ یہ بھی ہے کہ ربوہ کا نام ختم نبوت کے قافلہ کے پہلے سپہ سالار سیدنا صدیق اکبرؓ کی مناسبت سے صدیق آباد رکھا جائے۔ جنہوں نے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد کیا اور انہیں جہنم رسید کیا۔ فروری ۱۹۸۶ء میں وزیر اعظم پاکستان جونیجو مرحوم سے جو تحریری معاہدہ ہوا جس میں اس مطالبے کو تسلیم کیا گیا کہ ربوہ کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھ دیا جائے گا تاحال تشنہ تکمیل ہے۔

۷۴ء سے پہلے ربوہ کے اندر باقاعدہ حکومتی نظام قائم تھا۔ ربوہ شہری پچیس' تیس ہزار کی آبادی تھی۔ جو صرف قادیانیوں پر مشتمل تھی۔ اندرون اور بیرون ملک بسنے والے قادیانیوں نے ربوہ میں اپنے اپنے مکانات تعمیر کئے ہوئے تھے ملبہ تو قادیانیوں کا تھا لیکن نیچے زمین انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے جو قادیانی بھی ربوہ میں ہے وہ ربوہ کی ایک انچ زمین کا مالک بھی نہیں۔ انجمن احمدیہ جب بھی چاہے تو ربوہ میں موجود قادیانیوں سے مکان خالی کرا سکتی ہے۔ ۷۴ء سے قبل ربوہ میں کوئی مسلمان آباد نہیں ہو سکتا تھا جب بھی کوئی قادیانی مکان بنانے کی درخواست کرتا تو انجمن احمدیہ بڑی چھان پھٹک کے بعد اسے جگہ دیتی۔ پاکستان میں ایک ایسی ریاست بنانا مقصد تھا جو بقول مرحوم آغا شورش کاشمیری "مرزائیل" کے نام سے موسوم ہوتی۔ جس طرح یہودیوں نے باقاعدہ منصوبے کے تحت دوسرے ممالک مثلاً" روس' امریکہ' برطانیہ' جرمنی' فرانس اور دیگر ممالک سے مذہب پرست یہودی لاکر بسائے اور عربوں کی زمین کوڑیوں کے بھاؤ خریدتے رہے اور عربوں کو ڈرا دھمکا کر بے دخل کرتے رہے اور جب فلسطین میں یہودیوں نے قدم جمالئے اور طاقت پکڑ لی تو ایک یہودی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر دیا جس کو مغربی ممالک نے فوراً" تسلیم کرلیا اور یوں اسرائیل کا قیام عمل میں آگیا۔ بعینہ یہی منصوبہ قادیانیوں کا تھا ورنہ کیا وجہ تھی کہ ۷۴ء تک کوئی بھی مسلمان ایک انچ زمین خریدنے کا مجاز نہ تھا اور عجیب تر بات تو یہ کہ ربوہ میں سرکاری دفاتر میں کام کرنے والا عملہ بھی قادیانی تھا۔ تھانہ' ڈاک خانہ' کچہری' صحت کے مراکز' میونسپل کمیٹی اور تمام مجسٹریٹ اور جج صاحبان بھی قادیانی تھے۔ اسی طرح ریلوے اسٹیشن پر کام کرنے والا اسٹاف بھی قادیانی تھا۔ کسی سرکاری محکمہ میں مسلمان عملہ نہ تھا اور نہ ہی ربوہ میں کسی سرکاری مسلمان افسر کی تبدیلی یا تبادلہ کرایا جا سکتا تھا۔ ربوہ کے اندر مرزائیوں نے اپنی ریاست قائم کی ہوئی تھی ہر محکمہ کا ایک ناظر تھا جو اس کا انچارج تھا۔ گویا وہ ان کا وزیر تھا۔ اس کے نیچے سیکرٹری ہوتا ہے یہی حال ریاست ربوہ کا تھا۔ مندرجہ ذیل نقشہ دیکھئے۔

۱۔ ناظر اعلیٰ (وزیر اعلیٰ)۔ ۲۔ ناظر امور عامہ (وزیر داخلہ)۔ ۳۔ ناظر امور خارجہ (وزیر خارجہ)۔ ۴۔ ناظر ضیافت (وزیر خوراک)۔ ۵۔ ناظر تجارت (وزیر تجارت)۔ ۶۔ ناظر حفاظت مرکز (وزیر دفاع) قادیانی مسلح تنظیموں مثلاً" خدام احمدیہ' انصار احمدیہ' فرقان فورس وغیرہ کا

باقی ص ۲۳ پر

مولانا محمد نذر عثمانی چوک پرمٹ۔
مبلغ ختم نبوت کراچی

عہدِ نبوی ﷺ کے خطاب یافتہ

آنحضرتؐ نے جب سب سے پہلے اسلام کی دعوت دی تو ابوبکر صدیقؓ نے بغیر کسی شک وشبہ کے اس کی تصدیق کی

وہ خطاب بامعنی اور بااسم بامسمی ہوتا ہے جو کسی شخص کو حسن کارکردگی کے عوض تحفہ خدمت کے طور پر دیا جاتا ہے۔ اہل اقتدار ہمیشہ سیاسی وفاداریوں کو خریدنے یا انہیں راغ کرنے کے لئے خطابات سے نوازتے چلے آ رہے ہیں۔

مغلیہ دور تک خطاب بذات خود بہت بڑا انعام ہوتا تھا۔ امیر الامراء' شیر افگن اور خان خانان وغیرہ قسم کے خطابات بہت بڑے منصب یا خاندانی وقار کی علامت تھے۔ لیکن انگریزوں نے برصغیر میں خطاب کے ساتھ جاگیریں منسلک کرکے دوام اقتدار کے لئے بہت سے پٹھے تعمیر کرلئے۔ بادشاہوں کے عطا کردہ خطابات دنیاوی زندگی تک ہی ساتھ دیتے ہیں۔ انبیاء کرام جس منصب پر فائز ہو کر دنیا میں تشریف لاتے ہیں اس میں ان کے ذاتی مفادات کو کچھ دخل نہیں ہوتا ان کا ہر عمل خدا کی خوشنودی کے لئے ہوتا ہے اور انبیاء کرام (علیہ السلام) کے پیروکار یا صحابہؓ جب بادہ توحید سے سرشار ہو کر پروانہ وار اپنا سب کچھ نبیؐ کی ذات پر نچھاور کردیتے ہیں تو دربار رسالتؐ سے انہیں مختلف خطابات سے نوازا جاتا ہے لیکن یہ خطابات سیاسی وفاداریاں خریدنے یا محض دنیاوی شوکت تک محدود نہیں ہوتے بلکہ سعادت دارین کا باعث بنتے ہیں۔ وہ خطاب دراصل ان کے روحانی مراتب کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خاندانی طور پر کمتر انسان بھی جب بارگاہ نبوتؐ میں باریاب ہو کر مقام محبوبیت تک پہنچے تو خلائق عام کی عقیدتوں کا محور بن جاتے۔ ذیل میں سرکار دو جہاں کی دربار سے خطاب یافتہ صحابہ کرام کا ذکر خیر ہوتا ہے۔

صدیق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدیم رفیق اسلام کے سب سے پرانے جانثار' محرم اسرار نبوت' ثانی اثنین فی الغار کا نام عبداللہ۔ کنیت ابوبکرؓ لقب صدیق والد کا نام قحافہ تھا۔ آپ قریش کی شاخ بنی تیم سے تعلق رکھتے تھے۔ چھٹی پشت پر جاکر آپؓ کا نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت سب سے پہلے اسلام کی دعوت دی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بغیر کسی شک وشبہ کے اس کی تصدیق کی۔ اسلام کے بعد وہ اسلام کی تبلیغ میں آنحضرتؐ کے دست راست بن گئے اور راہ خدا میں جان' مال اور عزت آبرو سب نثار کردی اور میدان جانثاری میں کوئی دوسرا صحابی آپ سے بازی نہ لے جاسکا۔ بعض بعض مواقع پر گھر کا سارا اثاثہ خدا کی راہ میں دے دیا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کچھ اہل وعیال کے لئے بھی چھوڑا تو عرض کی کہ ان کے لئے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کافی ہیں (ترمذی شریف مناقب ابی بکرؓ)۔

حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند قدوس کی طرف سے میزبانی اور اسرار کائنات کے مشاہدے کے بعد جب مکہ کے سربر آوردہ لوگوں کے سامنے اس کا اعلان فرمایا تو ہر طرف تمسخر اور استہزاء کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ مختلف اقسام کے سوالات کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ رات کے حقائق صبح کی جہالت کے سامنے ماند پڑنے لگے مخالفت کی اس تاریک فضا میں سچائی کا تابناک چہرہ بھی دھندلانے لگا۔ کچھ لوگوں کو اپنی تکفیر پر تائید کی مہر لگوانے اور دوست کے اعتماد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ کو واقعہ معراج سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے صاحبؐ کہتے ہیں کہ میں ایک ہی رات میں مسجد اقصیٰ کی راہ سے سدرۃ المنتہیٰ تک ہو آیا ہوں۔ ابن ابی قحافہ نے فوراً" جواب دیا کہ اگر انہوں نے یہ فرمایا ہے تو بالکل ٹھیک فرمایا ہے۔ صداقت کی اس تنہا آواز نے اس کاذب معاشرے کے تار و پود بکھیر دیئے۔ یقین و ایمان کی کرنوں سے شبہات اور بے یقینی کے بادل چھٹنے لگے۔ فضا صاف ہوگئی جب حضور سرکار دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکرؓ کی غائبانہ تائید کا علم ہوا تو لسان نبوتؐ نے انہیں خوش ہو کر صدیق کا خطاب عطا فرمایا۔ صدیق تو آپ پہلے ہی تھے اب مقام صدیق پر فائز ہوگئے۔

فاروق اعظمؓ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کا نام عمر ابن خطاب اور فاروق لقب ہے۔ قریش کی شاخ بنی عدی سے تعلق رکھتے ہیں۔ آٹھویں پشت پر آپ کا نسب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ ظہور اسلام کے وقت عمائدین قریش کی طرح حضرت عمر بھی اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن تھے لیکن تھے بڑی عالی دماغ اور شکوہ و دبدبہ کے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے اسلام کی بڑی ضرورت تھی اور آپؐ ان کے اسلام کی دعا فرمایا کرتے تھے۔

اللھم اعز الاسلام بعمر الابن الخطاب۔

(ترمذی مناقب عمرؓ)

سن ۶ نبوی میں حضرت عمر کی ہمشیرہ مسلمان ہوگئیں۔ حضرت عمر کو خبر ہوئی اسی وقت بہنوئی کے یہاں جاکر بہن اور بہنوئی کو مارتے مارتے بے دم کردیا لیکن ان کی زبان کلمہ حق سے نہ پھری۔ ان کا استقلال دیکھ کر دل نے کہا کہ اس دین میں ضرور کوئی بات ہے چنانچہ بہنوئی سے قرآن سنانے کی خواہش کی۔ انہوں نے چند آیتیں سنائیں یہ سحر آفرین آیات سن کر بے اختیار لا الہ الا اللہ پکار اٹھے۔ جب حضرت عمرؓ نے کفر کی منجدھار سے اسلام کی کشتی میں پاؤں رکھا تو اس وقت بقول علامہ شبلی نعمانی پچاس اور محمد حسین ہیکل کی تحقیق کے مطابق ایک سو تیس افراد اسلام قبول کرچکے تھے۔ جن میں سید الشہداء حضرت حمزہؓ بھی شامل تھے۔ لیکن پھر بھی مسلمان نماز دار ارقم میں چھپ کر پڑھتے تھے لیکن جب حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو اسی وقت اپنے قبول اسلام کو خفیہ رکھنے کی بجائے تمام مسلمانوں کو کھلے عام صحن کعبہ میں نماز ادا کرنے کی ترغیب دی اور مسلمانوں نے صحن کعبہ میں علی الاعلان نماز ادا کی۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ نے قریش سے مقاتلہ کیا یہاں تک کہ کعبہ میں نماز ادا کی اور ادائیگی نماز میں ہم بھی شامل تھے۔ آپ نے قبول اسلام کے بعد کفر و اسلام میں خط امتیاز کھینچ دیا۔ حق و باطل کے فرق کو نمایاں کردیا۔ اسی لئے آپ کو دربار نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے "فاروق" کے عظیم خطاب سے نوازا گیا اور یہ تمغہ امتیاز

ی آج تک آپؓ کی شخصیت کی حقیقی پہچان ہے۔"
(طبقات ابن سعد جلد اول)

حواری رسولؐ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی حضرت اسماءؓ کے شوہر حضرت زبیر بن العوام بہت بہادر اور شجاع انسان تھے۔ حضرت علیؓ آپ کو اشجع العرب کہا کرتے تھے۔ جنگ بدر میں آپ نے سر پر زرد عمامہ باندھ رکھا تھا۔ ان کے عمامے کو دیکھ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج مسلمانوں کی مدد کے لئے ملائکہ بھی زرد عمامے باندھ کر آسمان سے نازل ہو رہے ہیں۔ غزوہ خندق کے دوران کفار کی طرف سے نوفل بن عبداللہ نے زعم باطل میں مسلمانوں کو دعوت مبارزت دے ڈالی۔ حضرت زبیرؓ جھپٹ کر اس کے مقابل ہوئے اور تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ دوران جنگ آپؓ کی تلوار پر دندانہ پڑ گیا۔ نوفل کے قتل کے بعد آپ یہ رجز پڑھتے ہوئے واپس آئے۔

ترجمہ "میں وہ شخص ہوں جو اپنی حفاظت بھی کرتا ہے اور اپنے نبی مصطفیٰ امی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی حفاظت کرتا ہے۔"

غزوہ احد میں مشرکین کی طرف سے طلحہ ابن طلحہ نے مسلمانوں کو حقارت سے للکارا تو حضرت زبیرؓ دوڑتے ہوئے اس کی طرف گئے۔ جست لگا کر اس کے اونٹ پر سوار ہو گئے اور اسے اونٹ سے گرا کر اپنی تلوار سے ذبح کر دیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی غیرت ایمانی اور جرات بے باکی کو دیکھتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔ اگر زبیرؓ اس کے مقابلے میں نہ جاتے تو میں خود جاتا۔ اس کے بعد آپ ہمیشہ حواری رسولؐ کے خطاب سے پکارے جاتے رہے اور آپ نے ہر موقعہ پر حواری رسولؐ ہونے کا ثبوت دیا۔ غزوہ احد میں ہی جب عارضی شکست نے مسلمانوں کو منتشر کر دیا تو حضرت زبیر ان چودہ صحابہ کرامؓ میں شامل تھے جو آغاز سے انجام تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے ڈھال کی طرح ڈٹے رہے۔

سیف اللہ

حضرت خالد بن ولید فطری طور پر نہایت ذہین و فطین' پھرتیلے' شجاع اور نڈر انسان تھے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں جنگجوئی کی اعلیٰ صلاحیتیں عطا کی گئی تھیں۔ چیتے کا جگر اور شاہین کا تجسس آپؓ کی شخصیت کے دو نمایاں پہلو تھے۔ وہ جنگی مدبر اور عظیم سپہ سالار تھے کہ تاریخ اسلام ہی نہیں تاریخ عالم بھی دوسرا خالدؓ پیدا نہیں کر سکی اور یہ خالدؓ بن ولید ہی تھے جو غزوہ احد میں درے کو خالی دیکھ کر پشت کی طرف سے حملہ آور ہوئے۔ صلح حدیبیہ تک آپؓ نے ہر دم مسلمانوں کو شکست دینے کی بھرپور کوشش کی لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی تدابیر کے سامنے آپ بے بس رہے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ اسلام کے ایسے بازوئے شمشیرزن ثابت ہوئے کہ روم و ایران کے جنگی میدانوں پر آج بھی آپؓ کا نام کندہ ہے۔ جنگ موتہ میں آپ ایک عام سپاہی کی حیثیت سے شامل ہوئے لیکن یکے بعد دیگرے تین سپہ سالاروں حضرت زید بن حارثؓ، جعفرؓ بن ابی طالب' حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی شہادت کے بعد جب علم جہاد حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ آیا تو حضور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ طور پر فرمایا کہ اب اس شخص نے علم اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو سیف من سیوف اللہ ہے یعنی اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ اسی دن سے آپ کو سیف اللہ کے خطاب سے پکارا جانے لگا۔ آپؓ کی تلوار نے کبھی تبوک کو سرنگوں کیا' کبھی یہ تلوار حنین میں چمکی۔ اس تلوار نے کبھی رومیوں کی سلطنت کو پارہ پارہ کیا اور کبھی ایران کے قصر ابیض کو مسمار کیا۔ حضرت خالد نے لسان نبوتؐ سے نکلے ہوئے خطاب کی اس طرح لاج رکھی کہ ان کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے نہ عراق بچ سکا نہ شام' نہ دمشق نہ حمص۔ آپؓ نوں میں سیف اللہ بن کر رہے۔ آپؓ نے تقریباً" سو جنگوں میں حصہ لیا اور آپؓ کے جسم کا کوئی حصہ زخموں سے محفوظ نہ تھا۔

قسط نمبر۲

مرزا قادیانی جیسے کچھ اور جھوٹے نبی

اوران کا عبرتناک انجام

جنہوں نے نبوت یا الوہیت کا دعویٰ کیا وہ ذلت کی موت مرے

از قلم: جناب صوفی نثار احمد خان خلیفہ مجاز حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی مہاجر مدنیؒ

الوہیت' نبوت اور مہدیت کے جھوٹے دعویداروں کو ہم چار گروہوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ پہلا گروہ ان لوگوں کا ہے جن کو سحر اور شعبدے بازی پر دسترس حاصل تھی اور اس کے ذریعہ انہوں نے لوگوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالا اور کچھ عرصے امت محمدیہؐ میں اٹھل اور انتشار پیدا کر کے اپنے عبرتناک انجام کو پہنچے۔ دوسرا گروہ ان دعویداروں کا ہے جو زاہد اور عابد اور بہت متقی و پرہیزگار تھے مگر چونکہ کسی کامل شیخ کا ہاتھ نہیں تھا اس لئے شیطان کے فریب میں آ گئے اور ان کا علم ہی ان کے لئے گمراہی کا سبب بن گیا اور شیطانی کشف و الہام نے ان کو کفر و ارتداد کے راستے پر ڈال دیا۔ تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو حصول دنیا اور ہوس ملک گیری کے لئے الوہیت یا نبوت کے دعویدار بن بیٹھے اور خلیفہ وقت سے نبرد آزما ہوئے اور چوتھی قسم ان عباد و زہاد کی ہے جنہوں نے اپنے الہام اور کشف کی بناء پر نبوت یا مہدیت کا دعویٰ تو کیا مگر فوراً" ہی اپنی غلطی کو محسوس کر لیا اور اپنے دعویٰ سے تائب ہوئے اور اسلام پر آخر وقت تک مستقیم رہے اور ان کی توبہ قبول ہوئی۔

پچھلی قسط میں ہم نے پہلی قسم یعنی شعبدہ باز مدعی نبوت کا تذکرہ کیا تھا ایسے ہی کچھ اور جھوٹوں کے حالات سنئے۔

۴۔ صالح بن طریف

اندلس کے مضافات میں اس نے پرورش پائی۔ عبداللہ معتزلی سے تحصیل علم کرتا رہا۔ پھر علم سحر میں دستگاہ حاصل کی اور بربری قبائل جو بالکل جاہل اور وحشی تھے ان کو سحر اور نیرنجات سے اپنا گرویدہ بنا کر ان پر حکومت کرنے لگا۔ ۱۲۷ھ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں اس کی حکومت کو وہ عروج نصیب ہوا کہ شمالی افریقہ میں اس کے کسی ہم عصر تاجدار کو وہ شوکت و عظمت حاصل نہ تھی۔ نبوت کے دعویٰ کے ساتھ یہ بھی دعویٰ کرتا تھا کہ میں ہی وہ مہدی اکبر ہوں جو حضرت مسیح علیہ السلام کی مصاحبت اختیار کریں گے۔ اس شخص کے کئی نام تھے۔ عربی میں صالح کے نام سے مشہور تھا۔ سریانی میں اسے مالک کہتے تھے۔ فارسی میں اس کا نام عالم تھا۔ عبرانی میں وہ روبیل اور بربری زبان میں واربا کے نام سے موسوم تھا۔ واربا بربری زبان میں خاتم النبیین کو کہتے

ہیں۔

صالح اپنے اوپر نزول قرآن کا بھی مدعی تھا

یہ کہتا تھا کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح مجھ پر بھی قرآن نازل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی قوم کے سامنے جو قرآن پیش کیا اس میں اسی سورتیں تھیں۔ ان میں سے بعض کے نام اس طرح تھے۔ سورۃ الجمل۔ سورۃ مجر۔ سورۃ فیل۔ سورۃ آدم۔ سورۃ نوح۔ سورۃ ہاروت ماروت۔ سورۃ الاسباط۔ سورۃ غرائب الدنیا۔ خوش اعتقادوں کے نزدیک آخرالذکر سورۃ میں بے شمار اسرار اور معارف و حقائق درج تھے۔ احکام حلال و حرام بھی اس میں لکھے تھے اور اس کے مرید نماز میں بھی یہی سورۃ پڑھتے تھے۔

صالح کی مضحکہ خیز شریعت

اس نے دس نمازیں فرض کی تھیں۔ پانچ دن میں اور پانچ رات کی۔ وضو میں ناف اور کمر کا دھونا بھی شروع کیا۔ غسل جنابت ساقط کردیا تھا۔ نماز صرف اشاروں سے پڑھی جاتی تھی۔ طلاق کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ ہروقت اور ہر حال میں رجوع جائز تھا۔ ہر حلال جانور کا سر کھانا حرام تھا۔ مرغ ذبح کرنا اور کھانا حرام تھا۔ اس کا حکم تھا کہ جتنی عورتوں سے چاہو شادی کرسکتے ہو۔ چار کی کوئی قید نہیں ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بجائے یا سمحک یا کسائی کہتے تھے۔ ۲۱ محرم کو ہر شخص پر قربانی واجب تھی۔

صالح ۴۷ سال تک دعوہ نبوت کے ساتھ اپنی قوم کے ساتھ رہا۔ آخری عمر میں گوشہ نشینی اور ماسوائے انقطاع کا اشتیاق پیدا ہوا اور اپنے کفریات اور ارتداد کے باوجود بزعم خود اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کا سودا سر میں سمایا چنانچہ ۱۷۴ھ میں تخت و تاج سے دست بردار ہو کر کہیں گوشہ نشین ہوگیا۔ جاتے وقت اپنے بیٹے الیاس کو وصیت کی کہ میرے دین پر قائم رہنا چنانچہ الیاس پچاس برس تک اس کے تمام کفریات پر عامل رہا۔ اس کے انتقال کے بعد الیاس کا بیٹا یونس مسند حکومت پر بیٹھا اور تقریباً" آٹھ ہزار مسلمانوں کو جنہوں نے اس کے کفریات پر عمل نہیں کیا' قتل کرکے خود بھی ۲۶۸ھ میں فوت ہوگیا۔

یونس کے بعد ابو غفیر محمد بن معاذ برغواطہ کا بادشاہ ہوا اور دعویٰ نبوت کے ساتھ تیس سال حکمرانی کرکے عدم کو سدھارا۔ اس کا بیٹا ابو الانصار عبداللہ اس کا جانشین ہوا اور وہ بھی چوالیس سال حکومت کرکے اپنے انجام کو پہنچا۔

ابو منصور عیسیٰ

بائیس سال کی عمر میں اپنے باپ ابو الانصار کا جانشین ہوا۔ اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کی جھوٹی نبوت کو کچھ عرصے کے لئے بڑا عروج نصیب ہوا۔ یہاں تک کہ ملک مغرب میں کوئی قبیلہ ایسا نہ تھا جس نے اس کی اطاعت اور نبوت نہ قبول کرلی ہو۔ اٹھائیس برس تک بلا شرکت غیرے اپنی نبوت کے دعوے کے ساتھ حکومت کرتا رہا۔ ۳۶۹ھ میں ایک تمیم بلکین بن زیری سے ایک جنگ کے دوران شکست کھا کر ہلاک ہوا۔

ایک مغالطہ جو قادیانی قوم ناواقف لوگوں کو دیا کرتی ہے

قادیانی لوگ بچارے ناواقف لوگوں کو یہ کہہ کر بھی مغالطہ دیتے ہیں کہ کوئی جھوٹا نبی ایسا نہیں گزرا جو مرزا قادیانی کی طرح تیئس (۲۳) سال کی طویل مدت تک اپنے دعوے پر قائم رہا ہو اور جلد ہلاک نہ ہوگیا ہو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی سچا نبی تھا۔

قارئین کرام! آپ نے خود اوپر پڑھ لیا کہ کم از کم برغواطہ کے یہ تین بادشاہ مرزا قادیانی کی مدت دعاوی سے بھی زیادہ عرصے تک اپنے دعوہ نبوت کے ساتھ اپنی قوم پر حکمران رہے۔ ملاحظہ ہو۔

نام مدعی نبوت۔ آغاز و انتہائے دعویٰ۔ مدت دعویٰ

صالح بن طریف۔ ۱۲۷ھ سے ۱۷۴ھ تک۔ ۴۷ سال

ابو غفیر محمد بن معاذ۔ ۲۶۸ھ سے ۲۹۷ھ تک۔ ۲۹ سال

ابو منصور عیسیٰ۔ ۳۴۱ھ سے ۳۶۹ھ تک۔ ۲۸ سال

(کتاب "الاستقصاء لاخبار دول المغرب الاقصیٰ" جلد اول صفحات ۱۰۱ تا ۱۰۳)

بہافرید نیشاپوری

یہ شخص ابو مسلم خراسانی کے دور حکومت میں جو خلافت آل عباس کا بانی تھا۔ نیشاپور کے ایک گاؤں میں ظاہر ہوا۔ یہ شخص بھی نبوت کا دعویدار تھا۔ نہایت عیار اور شعبدہ باز۔

باریک قمیص معجزے کے طور پر پیش کرتا تھا

ابتداء میں یہ شخص ملک چین میں کچھ عرصہ رہا۔ جب واپس آیا تو سبز رنگ کی ایک نہایت باریک کپڑے کی قمیص بھی ساتھ لایا۔ اس کا کپڑا اتنا نفیس اور باریک تھا کہ پوری قمیص آدمی کی ایک مٹھی میں آجاتی تھی کیونکہ اس زمانے میں لوگ ابھی تک زیادہ باریک کپڑوں سے روشناس نہیں ہوئے تھے۔ اس لئے اس نے اس کو اپنے معجزے کے طور پر پیش کیا۔ چنانچہ چین سے واپسی پر کسی سے ملاقات کئے بغیر رات کی تاریکی میں ایک بت خانہ کے اوپر جا کر بیٹھ گیا۔ جب صبح کے وقت لوگوں کی آمدورفت شروع ہوئی تو آہستہ آہستہ لوگوں کے سامنے نیچے اترنا شروع کیا۔ لوگ اچانک اس کو اس طرح دیکھ کر حیرت کرنے لگے کہ سات سال تک غائب رہنے کے بعد اب یہ بلندی سے نیچے کی طرف کس طرح آرہا ہے۔ لوگوں کو متعجب دیکھ کر کہنے لگا۔ حیرت کی کوئی بات نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خداوند عالم نے مجھے آسمانوں پر بلایا تھا۔ میں سات سال برابر آسمانوں کی سیر و سیاحت کرتا رہا۔ جنت و دوزخ کی سیر کی۔ واپسی پر میرے رب نے مجھے نبوت سے سرفراز کیا اور خلعت کے طور پر یہ جنتی قمیص عطا فرمائی۔ لوگوں نے کبھی ایسا نفیس اور باریک کپڑا دیکھا نہیں تھا۔ یقین کرلیا کہ واقعی یہ جنتی خلعت ہے۔ ہزاروں لوگ اس کے معتقد ہوگئے۔ اس نے حکم دیا کہ استقبال قبلہ کی بجائے آفتاب کی طرف منہ کرکے نماز پڑھیں۔ اس کے پیرو سات وقت کی نماز پڑھتے تھے۔ بال کاٹنے کی ممانعت تھی اور اس قسم کی بیسیوں خرافات اس نے جاری کی تھیں۔

بہافرید کا قتل

جب ابو مسلم خراسانی نیشاپور آیا تو مسلمانوں اور مجوسیوں کا ایک وفد اس کے پاس گیا اور شکایت کی کہ بہافرید نے دین اسلام اور دین مجوس میں بڑی رخنہ اندازیاں کر رکھی ہیں۔ ابو مسلم نے عبداللہ بن شعبہ کو حکم دیا کہ بہافرید کو حاضر کرے۔ جب اس کو معلوم ہوا کہ میری گرفتاری کا حکم ہوچکا ہے تو نیشاپور سے بھاگ نکلا۔ عبداللہ نے تعاقب کرکے گرفتار کرلیا اور ابو مسلم کے سامنے پیش کیا۔ ابو مسلم نے اس کو دیکھتے ہی خود اپنی تلوار سے اس کا سر قلم کرکے اس کی نبوت کا خاتمہ کردیا۔ بہت سے اس کے پیروکار بھی مارے گئے' باقی بھاگ گئے۔

علی بن فضل یمنی

۲۹۳ھ میں یہ شخص صنعاء میں اس دعوے کے ساتھ ظاہر ہوا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ اس وقت یمن کا حاکم خلیفہ مکتفی عباس کی طرف سے اسعد بن ابو جعفر تھا۔ علی بن فضل بہت دن تک اہل صنعا کو اپنی خود ساختہ نبوت کی دعوت دیتا رہا لیکن کسی شخص نے اس کی تصدیق نہیں کی۔

علی بن فضل کی شعبدہ بازیاں

جب تمام کوششیں رائیگاں ثابت ہوگئیں تو اس نے کسی شعبدے کے ذریعہ لوگوں کو اپنا معتقد بنانے کی کوشش شروع کی۔ چنانچہ اس نے ایک سفوف تیار کیا جو چھپکلی کی چربی' شنگرف' پارہ' گائے کا گوبر اور گھوڑے کے بال وغیرہ اور دوسری چیزوں کے اجزاء سے ملا کر بنایا گیا تھا اور پھر ایک رات ایک بلند مکان پر چڑھ کر یہ سفوف دہکتے ہوئے کوئلوں پر ڈال دیا۔ اس سے زبردست قسم کا سرخ رنگ کا دھواں اٹھنے لگا اور تمام فضاء کے بسیط پر چھا گیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ کرہ ہوا کرہ نار بن گیا ہے۔ پھر اس نے کوئی ایسا منتر پڑھا کہ اس دھوئیں میں بے شمار ناری مخلوق نظر آنے لگی۔ یہ ناری مخلوق آگ کے گھوڑوں پر سوار تھی اور ان کے ہاتھوں میں لمبے لمبے نیزے تھے اور یہ سب

باقی ص ۲۳ پر

طب وصحت

دانت اور مسواک

از۔ حکیم محمد طارق محمود چغتائی گولڈ میڈلسٹ احمد پور شرقیہ

زندگیوں کے تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ

مسکراہٹ دل کی شادمانی اور دوفشانی کے لئے مایہ گراں قدر سے کم نہیں لیکن جب یہی مسکراہٹ نفرت اور کراہت کا سبب بن کر انسان کے لئے الفتوں اور چاہتوں کی ضد بن جائے یعنی جب ایک خوبصورت و خوب سیرت شخص اظہار مسرت میں مسکراتا ہے تو دانت جو کہ انسان کے لئے لذت و کام و دھن کا اظہار بن کر طاقت اور قوت کے لئے ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں وہی دانت اس انسان کی غفلت اور لاپرواہی کا بین ثبوت ہوتے ہیں یعنی ناصاف گندے پیلے میلے دانت انسان کے لب پر معاصی اور زبان ستیاناسی کے درمیان عیاں ہوتے ہیں۔

صحت اور درازی عمر کے لئے شروع ہی سے انسان کوشاں و سرگرداں نظر آتا ہے لیکن بڑے بڑے ذکی الحس اور صاحب عقل و خرد شخصیات کو دیکھا تو دانت ناصاف نظر آئے۔ آیئے ہم مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ دانتوں کی صفائی سے غفلت انسان کو کن گوناگوں امراض سے لاحق ہے

دانت اور دماغ

ناصاف گندے اور پیپ زدہ دانت دماغی امراض کا باعث بنتے ہیں۔ انہیں نفسیاتی امراض مثلاً" جنون' خبط اور دیگر مہلک امراض شامل ہیں۔ ایک صاحب کی بیوی کو دماغی عارضہ تھا۔ پیچیدہ ٹیسٹوں کے بعد معلوم ہوا کہ دماغ کے پردوں میں پیپ پڑ چکی ہے اور مریضہ عرصہ دراز سے ناسخولیا یا ہسٹیریا میں مبتلا تھی اور وہی پیپ اس مرض کا باعث بن گئی۔ اس طرح پیپ کے اثرات غدہ نخامیہ یا پیچوٹری گلینڈ پر مہلک ہوتے ہیں۔

دانت اور کان

بعض ایسے مریضوں پر اطباء کے مشاہدات ہیں کہ جن کے کانوں میں ورم' پیپ' سرخی اور درد کی کیفیت پائی جاتی تھی۔ بہت علاج کرائے لیکن بالکل افاقہ نہ ہوا۔ تحقیق و تشخیص پر معلوم ہوا کہ مریض کو مسوڑھوں میں پیپ پڑ چکی ہے جب مریض کے مسوڑھوں کا علاج کیا گیا تو مریض بالکل ٹھیک ہو گیا۔

دانت اور بصارت

دانتوں کے امراض کا بصارت اور امراض چشم سے گہرا تعلق ہے۔ دانتوں کی پیپ یا دانتوں کے خلاؤں میں جب خوراک کے ذرات پھنس کر متعفن ہو جائیں تو ان کی وجہ سے آنکھیں امراض و علل میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ ضعف بصارت' اندھاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ آج کل ضعف بصارت کی جہاں اور وجوہات ہیں' ان میں ایک بڑی وجہ دانتوں کی طرف سے غفلت ہے۔ اگر دانتوں کو صاف کیا بھی جاتا ہے تو برش سے۔ کیا برش دانتوں کے لئے مفید ہے؟ یا مضر؟ اس کی وضاحت آگے بیان کریں گے۔

دانت اور معدہ

ماہرین کے غائر تجربے اور تحقیق کے مطابق اسی فیصد امراض معدہ دانتوں کے نقص اور امراض کی وجہ سے ہوتے ہیں کیونکہ معدے کی بیماریاں آج کے جدید دور کی علامت بن کر رہ گئی ہیں لیکن جب مسوڑھوں کی پیپ غذا کے ساتھ یا بغیر غذا کے لعاب دہن کے ساتھ مل کر معدے میں جاتی ہے تو یہی پیپ سبب مرض بنتی ہے اور تمام پاکیزہ غذا کو غلیظ اور متعفن بنا رہی ہے۔ معدے اور جگر کے امراض کے علاج سے پہلے دانتوں کی صحت کا خاص خیال کیا جائے۔ اگر ان سے پیپ بہتی ہو یا خون رستا ہو تو اس کا فوری علاج کیا جائے اس طرح امراض معدہ کا فوری اور مستقل علاج ممکن ہے۔

دانت اور معاشرہ

انسان جب کسی مجلس میں شریک گفتگو ہوتا ہے یا سواری میں ہم نشست ہوتا ہے۔ خاص طور پر جہاز کی سواری میں تو اس کی سانس سے بدبو محسوس ہوتی ہے اور ساتھ بیٹھنے والے کی شامت آجاتی ہے۔ اس طرح اگر ان صاحب کو کھانسی شروع ہو جائے تو پھر تمام فضاء معطر ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس سلسلے کا علاج کرتے وقت سب سے پہلے دانتوں کو ملحوظ رکھا جائے کیونکہ اکثر بدبو کی وجہ دانت ہوتے ہیں۔ ورنہ معدے کا علاج کیا جائے۔

الغرض صحت اور تندرستی اور حفاظت' اشد ضروری ہے کیونکہ کامیاب زندگی صحت مند زندگی ہے اور وہ زندگی کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس میں حفظان صحت کے اصولوں سے بغاوت ہو۔

برش اور مسواک میں فرق

ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دانتوں کی صفائی اور حفاظت کے لئے برش ضروری ہے یا مسواک؟ ہم سب سے پہلے برش کے محاسن یا مضرات پر بحث کرتے ہیں۔

برش

ماہرین جراثیم کی برسہا برس کی تحقیق کے بعد یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے کہ جس برش کو ایک دفعہ استعمال کیا جائے اس کا استعمال صحت اور تندرستی کے لئے اس وقت مضر ہے جب اس کو دوبارہ استعمال کیا جائے کیونکہ اس کے اندر جراثیموں کی تہہ جم جاتی ہے۔ اگر اس کو پانی سے صاف کیا بھی جائے تو جراثیم معروف نشوونما رہتے ہیں۔ دوسری بات برش دانتوں کے اوپر چکیلی اور روشن تہہ کو اتار رہتا ہے جس کی وجہ سے دانتوں کی چمک اور خوبصورتی میں کمی ہوتی ہے۔ تیسری اہم بات یہ ہے کہ برش دانتوں کے درمیان خلاء پیدا کرتا ہے اور دانت آہستہ آہستہ مسوڑھوں کی جگہ چھوڑتے جاتے ہیں۔ اس میں غذا کے ذرات پھنس کر مسوڑھوں اور دانتوں کے لئے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

مسواک

ہر اس لکڑی کا مسواک دانتوں کے لئے موزوں ہوتا ہے جس کے ریشے نرم ہوں اور دانتوں کے درمیان خلاؤں کو زیادہ نہ کریں اور مسوڑھوں کو زخمی نہ کریں۔ لیکن ان سب سے زیادہ اہم تین قسم کی لکڑی کے مسواک ہیں۔

۱۔ پیلو کا مسواک۔
۲۔ کیکر کا مسواک۔
۳۔ نیم یا کیکر کا مسواک۔

پیلو کا مسواک

سنت نبویؐ ہے دراصل ہر نماز کے ساتھ اس کا استعمال دین اسلام میں لازم قرار دیا ہے۔ اگر اس کے اثرات اور فوائد کو دیکھا جائے تو اس کے ریشے نرم ہوتے ہیں اور اس کے اندر کیلشیم اور فاسفورس پایا جاتا ہے۔ پنجاب کے علاقوں میں یہ درخت اکثر شور اور کلر زدہ اور ویران

باقی ص ۳۴ پر

شراب کی حرمت

ہمیشہ شراب پینے والا اللہ تعالیٰ سے اسی حالت میں ملے گا جیسے بت پوجنے والا مشکوٰۃ از احمد

① حضرت فاروق اعظمؓ اور معاذ بن جبلؓ اور چند انصاری صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ شراب اور قمار انسان کی عقل کو بھی خراب کردیتے ہیں اور مال بھی برباد کردیتے ہیں۔ ان کے بارے میں آپؐ کا کیا ارشاد ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی۔

"لوگ آپ سے شراب اور قمار کی نسبت دریافت کرتے ہیں تو آپؐ فرمادیجئے ان دونوں کا استعمال عظیم گناہ ہے اور اس میں لوگوں کے ظاہری فوائد ہیں۔ ان کا گناہ ظاہری فوائد سے بڑا ہے۔"

(البقرہ)

اس آیت کریمہ میں مشورہ دیا ہے کہ یہ چھوڑنے کی چیز ہے۔

② یہاں تک کہ ایک روز یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف نے چند ساتھیوں کو دعوت دی۔ بعد طعام حسب دستور شراب پی گئی۔ اسی حال میں نماز مغرب کا وقت ہوا اور ایک صاحب امامت کے لئے آگے بڑھے تو نشہ کی حالت میں قل یاایہا الکفرون غلط پڑھا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

"اے ایمان والو! تم نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ۔"

(البقرہ)

③ عتبان بن مالکؓ نے چند صحابہ کرام کی دعوت کی۔ عتبان نے ان کے لئے اونٹ کا سر پکوایا تھا۔ بعد طعام شراب پی گئی اور نشہ کی حالت میں سعد بن وقاصؓ اشعار پڑھنے لگے۔ جس میں انصار کی ہجو اور ان کی قوم کی بڑائی تھی۔ انصار میں سے ایک شخص نے اونٹ کا جبڑا لے کر سعدؓ کے سر میں مارا۔ جس سے سعدؓ کا سر پھٹ گیا۔ سعدؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر انصار کی شکایت کی۔ تب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی کہ۔ "یا اللہ شراب کے بارے میں ہمیں کوئی واضح بیان اور قانون عطا فرمادے۔" تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور شراب کو مطلقاً" حرام قرار دیا۔

"اے ایمان والو! بے شک شراب اور جوا اور بت یہ سب گندے شیطانی کام ہیں سو اس سے بالکل الگ رہو۔ تاکہ تم کو فلاح رہے۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں بغض اور عداوت پیدا کرے اور اللہ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو کیا اب بھی باز آؤ گے۔"

(المائدہ معارف القرآن)

① حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔"

(مشکوٰۃ از ابوداؤد)

② حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر حضرت عمرؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

"بے شک شراب کی حرمت نازل ہوچکی ہے اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے۔ انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد۔ اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور ڈال دے۔"

(مشکوٰۃ)

③ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

"نشہ لانے والی اور فتور پیدا کرنے والی ہر چیز حرام ہے۔"

(مشکوٰۃ از ابوداؤد)

④ حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب جوا، طبلہ اور جوار کی شراب سے منع فرمایا۔

(مشکوٰۃ از ابوداؤد)

⑤ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی یمن سے آیا۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جوار کی شراب کے متعلق پوچھا کہ (حلال ہے یا حرام) جس کو وہاں کے لوگ پیتے ہیں اور اس کو مزر کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اس سے نشہ ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں۔ آنحضورؐ نے فرمایا نشہ کی ہر چیز حرام ہے۔

(مسلم بحوالہ تفسیر مظہری ۳۴۳ ج ۲)

⑥ سعد بن وقاصؓ فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کی چیز سے منع فرمایا ہے خواہ وہ تھوڑی ہو یا بہت۔

(نسائی بحوالہ تفسیر مظہری ۳۴۳ ج ۲)

⑦ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

"جس شراب کا ایک فرق (بھی بہت زیادہ) پینا نشہ لائے اس میں سے ایک چلو بھر بھی پینا حرام ہے۔"

(مشکوٰۃ از احمد، ترمذی، ابوداؤد)

⑧ ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

"میری امت کے لوگ ضرور شراب خوری کریں گے اور اس کا نام دوسرا یا کچھ اور رکھ لیں گے۔"

(از ابوداؤد بحوالہ تفسیر مظہری)

شراب کی سخت وعیدیں

حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"والدین کا نافرمان، جواری، احسان جتانے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔"

(مشکوٰۃ از داری)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور میرے رب نے مجھے گانے اور لہو کے تمام آلات، بتوں، صلیبوں اور جاہلیت کے نشانات کو مٹانے کا حکم فرمایا ہے اور میرے رب عزوجل نے میری عزت کی قسم ارشاد فرمائی جو کوئی میرے بندوں میں کوئی بندہ شراب پئے گا تو اسی قدر اسے جہنم کی پیپ پلاؤں گا اور جو کوئی میرے خوف سے چھوڑ دے گا تو میں اسے پاک حوضوں کی شراب پلاؤں گا۔"

(مشکوٰۃ از احمد)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"تین آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرما دی ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا' ماں باپ کا نافرمان اور بے حیاء جو اپنے گھروں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔"

(مشکوٰۃ از احمد نسائی)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"ہمیشہ شراب پینے والا اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا جیسے بت پوجنے والا۔"

(مشکوٰۃ از احمد)

حضرت ابو موسیٰؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں فرق محسوس نہیں کرتا کہ شراب پیتا رہوں یا خدا کے سوا اس ستون کی پوجا کروں۔

(مشکوٰۃ)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی یمن سے آیا تو اس نے نبی کریمؐ سے شراب کے متعلق پوچھا۔ جس کو وہ اپنی سرزمین میں جوار سے بنا کر پیتے ہیں اور اسے مزر کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ نشہ لاتی ہے۔ عرض کیا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نشہ لانے والی ہر چیز حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ عہد ہے کہ جو نشہ لانے والی چیز پئے گا اسے "طینۃ الخبال" سے پلائے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا جہنمیوں کا پسینہ یا جہنمیوں کا خون' پیپ۔

(مشکوٰۃ از مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جس نے شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں فرماتا۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر دوبارہ شراب پئے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر تیسری بار پئے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔ اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اور اگر چوتھی بار پئے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں فرمائے گا اور اگر توبہ کرے تو توبہ بھی قبول نہیں کی ... طینۃ الخبال سے پیپ پلائی جائے گی۔"

(مشکوٰۃ از ترمذی' ابن ماجہ' نسائی)

حضرت ابن عمرؓ سے ... ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

"شراب سب برائیوں کی جڑ ہے ... نے شراب پی اس کی نماز چالیس روز تک قبول نہیں ... اگر وہ پی کر

مرگیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔"

(طبرانی بحوالہ تفسیر مظہری)

حضرت معاذ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

"شراب تم نہ پینا کیونکہ تمام بے حیائیوں کی جڑ ہے۔"

(احمد بحوالہ تفسیر مظہری)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

"شراب خوری سب بے حیائیوں کی جڑ ہے اور سب گناہ کبیرہ میں سے بڑا گناہ ہے۔ جس نے شراب پی اس نے نماز ترک کی۔ (یعنی اس کی نماز نہیں ہوتی) اور اس نے ماں' خالہ اور پھوپھی سے زنا کیا۔"

(طبرانی بحوالہ تفسیر مظہری ص ۲۴ ج)

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ۔

"شراب اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔"

(نسائی بحوالہ معارف القرآن)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

"نہ تو زانی زنا کرتے وقت مومن رہتا ہے اور نہ چور چوری کرتے وقت مومن رہتا ہے اور نہ شرابی شراب پیتے وقت مومن رہتا ہے۔"

(بخاری بحوالہ تفسیر مظہری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"زنا کرتے وقت اور شراب پیتے وقت اللہ پاک ان سے ایمان اس طرح نکال لیتے ہیں جس طرح آدمی اپنی قمیص نکال کر رکھ دے۔"

(ماخذ المہلکات ص ۶)

شراب نہ چھوڑنے پر لڑنے کا حکم

حضرت دیلم حمیری سے روایت ہے کہ۔

"میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سرد علاقے میں رہتے ہیں اور محنت سخت کرتے ہیں۔ ہم وہاں گندم سے شراب بناتے ہیں۔ جس سے محنت کے لئے قوت پیدا کرتے اور اپنے علاقے کی سردی سے بچتے ہیں۔ فرمایا کیا وہ نشہ لاتی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا اس سے بچو۔ عرض گزار ہوئے کہ لوگ اسے نہیں چھوڑیں گے۔ تو آپؐ نے فرمایا ان سے لڑو۔"

(مشکوٰۃ کتاب الحدود)

شراب میں شفا نہیں

وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے استعمال کو پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شراب سے منع کر دیا تو وہ بولا کہ میں تو فقط دوا کے لئے بناتا ہوں۔ فرمایا یہ دوا نہیں ہے بلکہ یقیناً" بیماری پیدا کرنے والی ہے۔"

(مسلم بحوالہ تفسیر مظہری ج)

طارق بن سوید کہتے ہیں کہ۔

"میں نے حضور صلی اللہ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ملک میں انگور ہوتے ہیں اور ہم دوا کے طور پر بیماروں کو شراب پلاتے ہیں۔ فرمایا اس میں شفا نہیں ہے بلکہ یقیناً" بیماری ہے۔"

(احمد بحوالہ تفسیر مظہری)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے ایک پیالہ نبیذ تیار کیا تھا۔ کچھ دیر بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اس وقت اس میں جوش آ رہا تھا۔ پوچھا یہ کیا ہے۔ میں نے کہا میری بچی کو کچھ تکلیف ہے۔ اس کے واسطے میں نے یہ دوائی بنائی ہے۔ فرمایا ان چیزوں میں تمہارے لئے اللہ نے شفا نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کر دی ہے۔"

(بیہقی بحوالہ تفسیر مظہری)

شرابی کی سزا

ثور بن زید دیلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے شراب کی حد کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت علیؓ نے ان سے کہا۔ میری رائے میں اسے' اسی (۸۰) کوڑے مارے جائیں گے کیونکہ جب شراب پئے گا تو نشہ ہو گا اور جب نشہ ہو گا تو بیہودہ باتیں کرے گا اور جب بکے گا تو بہتان گھڑے گا۔ پس حضرت عمرؓ نے شراب کی حد اسی (۸۰) کوڑے مقرر کئے۔"

(مشکوٰۃ)

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نکلے اور کہا میں نے کہ فلانے (یعنی عبیداللہ بن عمر فاروقؓ) کے منہ سے شراب کی بو پائی اور کہا ہے کہ میں نے طلا پی ہے (طلا کی تعریف۔ انگور کے شیرے کو اتنا پکایا جائے کہ گاڑھا ہو جائے یعنی دو ثلث جل جائے باقی ایک ثلث رہ جائے) میں پوچھتا ہوں۔ اگر اس میں نشہ ہے تو اس کو حد ماروں گا تو اس کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے اسے ۸۰ کوڑے مارے۔

(موطا امام مالک کتاب الاشربۃ)

اس روایت سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت اور خدا ترسی معلوم ہوئی کہ حدود اللہ میں اپنے پیارے بیٹے کی بھی رعایت نہ کی۔

ابن شہاب سے پوچھا گیا کہ اگر غلام شراب پئے تو اس کی کیا حد ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ پہنچا کہ غلام پر آزاد کی نصف حد ہے اور حضرت عمرؓ و عثمانؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے غلاموں کو آزاد کے نصف حد لگائی (یعنی چالیس کوڑے لگائے ہیں)

(موطا امام مالک)

اگر دو عادل گواہوں سے کسی شخص کا شراب پینا ثابت

باقی ص ۲۴ پر

از۔ محمد طاہر رزاق

پاکستان
قادیانی اور امریکی سازشوں کے نرغے میں
اہل وطن کیلئے وطن کی دلدوز پکار

ملکی بحران کا آغاز سابق صدر غلام اسحاق اور سابق وزیر اعظم نواز شریف کی چپقلش سے ہوا

وطن عزیز پاکستان ان دنوں تاریخ کے بدترین بحران سے دوچار ہے۔ ہر طرف مایوسی و ہولناکی کے سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ ہر محب وطن فکر و غم کا مجسمہ بنا بیٹھا ہے۔ ہر صاحب دل ہاتھوں کا کشکول بنائے اللہ تعالیٰ سے وطن کی سلامتی کی دعا مانگ رہا ہے کہ اے اللہ! ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کے تحفے اور لاکھوں شہیدوں کی اس امانت کی حفاظت فرما۔ (آمین)

ملک کے اس بحران کا آغاز سابق صدر غلام اسحاق خان اور سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف کی چپقلش سے ہوا۔ جلد ہی اس چپقلش نے ایک بڑی جنگ کا روپ دھار لیا اور پھر اس جنگ کے مہیب شعلے پورے ملک میں پھیل گئے۔ بہت سے مخلصوں نے اس جنگ کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی لیکن ہر کوشش رائیگاں اور ہر تدبیر بے سود ٹھہری۔ آخر ۱۸ اپریل کو صدر پاکستان نے آٹھویں ترمیم کے ایٹم بم سے قومی اسمبلی توڑ دی' جس سے عوام میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ صاحبان فہم و فراست' جو اپنے روشن دماغ اور چشم بینا سے ان سارے حالات کا بغور جائزہ لے رہے تھے' انہوں نے غلام اسحاق خان سے قومی اسمبلی تڑوانے اور صدر و وزیر اعظم کی لڑائی کروانے والے شخص کو پہچان لیا' جو قومی اسمبلی ٹوٹنے سے ایک ہفتہ قبل ایوان صدر میں خفیہ طور پر آجا رہا تھا اور اپنی پراسرار سرگرمیوں میں مصروف تھا۔ وہ ایوان صدر میں صدر کا شاہی مہمان بن کر ٹھہرا تھا۔ اس نے خفیہ طور پر ربوہ کا دورہ بھی کیا اور کئی دفعہ امریکی سفیر جان منجو سے بھی ملا۔ اس غدار ملت' غدار وطن' غدار اسلام' قاتل مشرقی پاکستان' آلہ کار یہود و نصاریٰ کا نام ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی ہے۔

ایم۔ ایم۔ احمد کون ہے؟ اس کا حدود اربعہ کیا ہے؟ اس کی شخصیت و کردار کیا ہے؟ اسلام اور پاکستان کو اس نے کون کون سے زخم لگائے ہیں؟

ایم۔ ایم۔ احمد جھوٹے نبی مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا' اسلام اور پیغمبر اسلام کے بارے میں گستاخانہ کتاب "سیرت المہدی" لکھنے والے مرزا بشیر احمد کا بیٹا' قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کا بھتیجا اور موجودہ قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کا چچیرا بھائی ہے۔

امریکی اور برطانوی ایجنٹ ہونے کے ناطے ایم۔ ایم۔ احمد پاکستان کے کلیدی عہدوں پر قابض رہا اور اپنے اختیارات سے اپنے آقاؤں کی خدمت بھی کرتا رہا اور قادیانیت اور قادیانیوں کو بھی پالتا رہا۔ حکومتیں بدلتی رہیں' اقتدار آتے جاتے رہے' لیکن ایم۔ ایم۔ احمد ہر حکومت و اقتدار میں شامل رہا۔

ذیل میں ہم ایم۔ ایم۔ احمد کی زندگی کے چند گوشے نہایت اختصار کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

❑ جب یحییٰ خان برسراقتدار آیا تو اس نے آتے ہی ایوبی حکومت کی انتظامیہ کے ۳۰۳ اعلیٰ افسروں کو برطرف کردیا' جن میں الطاف گوہر اور قدرت اللہ شہاب جیسے لوگ بھی شامل تھے' لیکن امریکی و برطانوی مہرہ ایم۔ ایم۔ احمد' یحییٰ خان کی حکومت میں بھی شامل ہوگیا۔ یحییٰ خان کے بعد جب بھٹو مسند اقتدار پر بیٹھا تو اس نے ان فوجی افسران اور کئی اعلیٰ سول افسران کو چلتا کیا' جنہیں وہ یحییٰ خان کے ساتھ سقوط مشرقی پاکستان کا ذمہ دار سمجھتا تھا۔ لیکن غیر ملکی ایجنٹ اور مشرقی پاکستان کا قاتل ایم۔ ایم۔ احمد' بھٹو کی حکومت میں بھی شامل تھا۔

❑ حکومت پاکستان نے ۱۹۷۰ء میں سعودی عرب کے ساتھ اقتصادی تعاون کے لئے ایک خاص کمیٹی قائم کی' جس کا سربراہ ایم۔ ایم۔ احمد مقرر ہوا۔ عوام نے اس پر زبردست احتجاج کیا' لیکن ظالم حکمرانوں نے ایک مرزائی کی خاطر مسلمانوں کی آواز کو دبا دیا۔

❑ جب ڈپٹی چیئرمین منصوبہ بندی کے اعلیٰ عہدہ سے علیحدہ کیا گیا تو مسلمانوں نے زبردست خوشی منائی' لیکن مسلمانوں کی خوشیوں کے پھولوں کو مسلتے ہوئے اسے فوراً صدر پاکستان یحییٰ خان کا اقتصادی امور کا مشیر بنا دیا گیا اور اس کا عہدہ و مراعات وزیر کے برابر رکھے گئے۔

❑ امریکی یہودی برطانوی ایجنٹ ایم۔ ایم۔ احمد پاکستان میں کس قدر قوت حاصل کرچکا تھا' اس کا اندازہ اس واقعہ سے کیجئے۔ اسی لئے تو قادیانی خلیفہ اپنی قوم کو بار بار یہ بشارت سنا رہا تھا کہ عنقریب اقتدار تمہارے ہاتھ میں آجائے گا اور تم اس ملک کے وارث ہوگے۔

صدر مملکت اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل یحییٰ خان جب ایران کے صد سالہ جشن میں شرکت کے لئے ایران گیا تو ایم۔ ایم۔ احمد کو پاکستان کا قائم مقام صدر بنا گیا۔ مرزائی خوشی سے دیوانے ہوگئے کہ آج صدارت کی کرسی پر مرزا قادیانی کا پوتا بیٹھے گا اور ہمارے خلیفہ کی پیش گوئی بھی پوری ہوگی۔ اگلے دن صبح صبح ایم۔ ایم۔ احمد خوشی خوشی کرسی صدارت پر بیٹھنے کے لئے آفس پہنچا۔ کروڑوں مسلمان دل گرفتہ تھے کہ اللہ نے ان کی فریاد سن لی۔ ایم۔ ایم۔ احمد جونہی لفٹ میں سوار ہوکر اوپر جانے لگا' ایک شخص اسلم قریشی انتہائی پھرتی سے اس پر چھری سے حملہ آور ہوا' جس سے ایم۔ ایم۔ احمد زخمی ہوکر گر پڑا اور صدارت کی کرسی پر براجمان ہونے کی بجائے اسپتال کے بستر پر پہنچ گیا اور اسلم قریشی حوالات پہنچ گیا۔ قدرت کے قربان کہ ایم۔ ایم۔ احمد اتنے دن تک اسپتال ہی میں پڑا رہا جب تک یحییٰ خان ایران سے واپس نہ آگیا اور یوں قادیانیوں کی یہ خواہش دل ہی میں تڑپ کے دم توڑ گئی۔ جب اسلم قریشی جیل سے رہا ہوکر آیا تو ایم۔ ایم۔ احمد نے اسے اس کے شہر سیالکوٹ سے اغواء کرایا اور اسے تقریباً" چار سال اپنی قید میں رکھا اور اس پر بہیمانہ

تشدد کیا۔ جب اس کا دماغی توازن بگڑ گیا تو اس کو رہا کر دیا۔ اسلم قریشی آج کل اسی حالت میں اپنی بقایا زندگی کے ایام گزار رہا ہے۔

❏ ایم۔ ایم۔ احمد نے اسلم قریشی کے مقدمہ میں فوجی عدالت کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ میرا دادا نبی تھا۔ جو شخص اسے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ ایم۔ ایم۔ احمد کے اس خبیث بیان پر پوری امت تڑپ اٹھی۔

❏ ایم۔ ایم۔ احمد پاکستان کو تباہ کرنے کے منصوبے پر کس طرح جتا ہوا تھا اور اپنے خبث باطن کا کس طرح مظاہرہ کر رہا تھا' اس واقعہ سے اندازہ کیجئے۔

سابق گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ اپنے ایک انٹرویو میں فرما چکے ہیں کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ کے بعد جب ملک قحط سالی کا شکار تھا اور جناب گورنر فوجی نقطۂ نظر سے حالت جنگ کی لائنوں پر ملک کو غلہ کے معاملہ میں خود کفیل بنانے کی سرتوڑ کوشش کر رہے تھے' تو ایم۔ ایم۔ احمد نے کروڑہا روپے کی رقم غلہ پر خرچ کرنے کی بجائے لاہور تا خانیوال بذریعہ بجلی ٹرین چلانے کی غیر ضروری مد پر خرچ کر دی۔ جناب گورنر نے جب اس بات پر احتجاج کیا اور ملک کی بھیانک غذائی قلت کا نقشہ پیش کیا تو ایم۔ ایم۔ احمد نے یہ کہہ کر ان کی بات ٹال دی کہ برطانیہ نے قرضہ ہی اس کام خاص کے لئے دیا تھا' حالانکہ برطانیہ سے قرضہ ملکی ضروریات پوری کرنے کے لئے لیا گیا تھا۔ پھر جب بجلی کی ٹرین چلنے کے باوجود سفر کا وقت کم نہ ہوا تو ایم۔ ایم۔ احمد نے یہ کہہ کر اپنی جان چھڑالی کہ ہماری لائنیں زیادہ اسپیڈ کی متحمل نہیں ہو سکتیں۔

❏ غدار وطن ایم۔ ایم۔ احمد نے مشرقی پاکستان کا پلان تیار کیا۔ اس نے ایک مبسوط رپورٹ تیار کی جس میں اعداد و شمار سے ثابت کیا گیا کہ مشرقی پاکستان کے علیحدہ ہو جانے سے مغربی پاکستان پر کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ اس میں استحکام پیدا ہوگا۔

❏ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں مغربی پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو اور مشرقی پاکستان میں شیخ مجیب الرحمان نے واضح اکثریت حاصل کی۔ اس وقت پاکستان میں مارشل لاء نافذ تھا۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل یحییٰ خان خود صدر بننے کا خواہش مند تھا۔ مجیب الرحمان اسے صدر نہیں مانتا تھا۔ اگر یحییٰ خان انتخابات کے نتائج کے مطابق فیصلہ کرتے تو اقتدار مجیب الرحمان کو ملتا۔ مجیب الرحمان کو اپنی صدارت کے لئے منانے کے لئے یحییٰ خان ڈھاکہ چلا گیا۔ یحییٰ خان مذاکرات کے لئے اپنی کابینہ کے سینئر رکن ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی کو بھی ساتھ لے گیا۔ ادھر سے بین الاقوامی گماشتہ ظفر اللہ خان قادیانی بھی ڈھاکہ پہنچ گیا۔ مجیب الرحمان' ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی اور ظفر اللہ خان کو ڈھاکہ میں پاکر سخت برہم ہوا اور کہا کہ قادیانی مشرقی پاکستان کو کمزور کرنے اور یہاں کے عوام کے دلوں میں احساس محرومی پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ان قادیانیوں نے یہاں کے عوام کے حقوق غصب کئے اور بے چینی پیدا کی۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں جتنی بھی دوریاں اور غلط فہمیاں پیدا کی گئیں' ان کے ذمہ دار قادیانی ہیں۔ شیخ مجیب الرحمان نے کہا کہ میں ان غداروں' ظالموں اور قاتلوں کے ساتھ مذاکرات کرنے کو تیار نہیں۔ مشرقی پاکستان کے ذمہ دار حلقوں نے مذاکرات میں ایم۔ ایم۔ احمد کی شخصیت کی شمولیت پر سخت احتجاج کیا کہ ایم۔ ایم۔ احمد نے اقتصادی امور کے سیکرٹری' منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین' صدر کے اقتصادی امور کے مشیر اور مشرقی پاکستان میں طوفان زدہ افراد کی آبادکاری کی رابطہ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے ہمیشہ مشرقی پاکستان کو اقتصادی طور پر محروم کیا۔

مجیب الرحمان کا جواب سن کر ایم۔ ایم۔ احمد پریشان ہوا۔ اس نے یحییٰ خان کو اکسایا۔ نتیجتاً مجیب الرحمان گرفتار ہوا۔ وہ مشرقی پاکستان کا ہردلعزیز لیڈر تھا۔ عوام نے اسے بڑی اکثریت سے جتایا تھا۔ اس کی گرفتاری پر عوام برہم ہوئے۔ احتجاج بڑھا تو فوجی ٹولے اور قادیانی ٹولے نے فوج کشی کی۔ عوام بپھر گئے۔ فوج کے مقابلہ کے لئے انڈیا نے فوج بھیج دی۔ ۱۹۷۱ء کی جنگ شروع ہوگئی اور سقوط ڈھاکہ کا المیہ رونما ہوا اور ایم۔ ایم۔ احمد کا منحوس خواب پورا ہوا۔

❏ جنگ کے موقع پر ہماری بحریہ کو جس قدر نظرانداز کیا گیا' وہ بڑا ہی تکلیف دہ المیہ ہے۔ جنرل یحییٰ خان نے وائس ایڈمرل مظفر کو اختیار دیا تھا کہ وہ ہر سال دس کروڑ روپے اپنی مرضی سے خرچ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے بحریہ کے متعلق پلان تیار کیا' مگر آخری وقت پر انڈیا کے ساتھ ملے ہوئے ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی نے جواب دیا کہ ہم یہ رقم نہیں دے سکتے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کس طرح ایم۔ ایم۔ احمد نے مشرقی پاکستان میں اقتصادی بدحالی پیدا کر کے حالات کو خراب کیا۔ بھائی کے ہاتھوں بھائی کا گلا کٹوا دیا۔ بھائی کو بھائی کا خون پلا دیا۔ پھر پاک بھارت جنگ شروع کرا کے پاکستان کے ایک بازو کو کاٹ کے رکھ دیا اور دنیا کے نقشہ پر ایک نیا ملک بنگلہ دیش پیدا کر دیا۔ نوے ہزار پاکستانی فوج قید کرا کے پوری دنیا میں پاکستان کی مٹی پلید کی۔

کس کس کی زبان روکنے جاؤں تیری خاطر
کس کس کی تباہی میں تیرا ہاتھ نہیں ہے

صدر اسحاق کے ہاتھوں ایم۔ ایم۔ احمد کی تڑوائی ہوئی اسمبلی کا کیس لے کر سابق وزیر اعظم سپریم کورٹ پہنچے۔ سپریم کورٹ نے بڑی تفصیل سے کیس کی سماعت کی اور پھر اپنا فیصلہ سناتے ہوئے میاں نواز شریف کی حکومت بحال کر دی' لیکن اسحاق خان نے اس فیصلے کو دل سے تسلیم نہ کیا۔ صدر اور وزیر اعظم کی کئی ملاقاتیں بھی کرائی گئیں' لیکن نفرتوں اور کدورتوں کی دیوار ختم نہ ہوئی۔ یہ سنگین دیوار ختم بھی کیسے ہوتی' ایوان صدر میں ایم۔ ایم۔ احمد جو سازشوں میں مصروف تھا۔ سپریم کورٹ کے نواز شریف کی حکومت بحال کرنے سے قبل ہی اسحاق خان کے اشارہ پر پنجاب اسمبلی میں تبدیلی لا کر غلام حیدر وائیں (مرحوم) کی جگہ منظور احمد وٹو کو وزیر اعلیٰ مقرر کیا گیا' جس پر قادیانی ہونے کا الزام لگ چکا ہے اور اس کے کردار نے اس الزام کی توثیق کر دی ہے۔ منظور وٹو کو مرزا طاہر نے بیرون ملک سے دس کروڑ روپے بھجوائے' جس کی تفصیل اخبارات میں آچکی ہے اور منظور وٹو نے اس کی تردید نہیں کی۔ منظور وٹو نے دو ارب روپیہ کے عوض دو گھنٹہ یومیہ اسٹار سیٹلائٹ چینل پر پنجاب گورنمنٹ کے پروگرام دکھلانے کا معاہدہ کیا' جس کا بڑا مقصد ڈش انٹینا کے ذریعے عوام کو قادیانی خلیفہ مرزا طاہر کی تقریریں سنا کر قادیانی مذہب کی تبلیغ کرنا تھا۔ منظور وٹو نے مرکزی حکومت سے محاذ آرائی کرنے کے لئے اے پی سی کی جماعتوں کو لانگ مارچ کی کامیابی کے لئے پنجاب حکومت کی طرف سے تمام سرکاری وسائل مہیا کرنے اور دیگر انتظامی سہولتیں فراہم کرنے کا یقین دلایا۔ لانگ مارچ کی تیاریاں زور و شور سے ہونے لگیں اور اسلام آباد پر قبضہ کرنے کے اعلان ہونے لگے۔ حالات بد سے بدتر ہونے لگے۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ کسی وقت بھی ملک میں خانہ جنگی کا آغاز ہو سکتا ہے۔ اس افراتفری' بے چینی اور لانگ مارچ کا مقصد تیسری طاقت کو مداخلت کا جواز فراہم کرنا تھا۔ تیسری طاقت نے مداخلت کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ صدر اور وزیر اعظم دونوں اپنے اپنے عہدوں سے مستعفی ہو جائیں اور ملک میں نگران حکومت قائم کی جائے' جو از سر نو انتخابات کرائے۔ صدر اور وزیر اعظم کو ان شرائط پر راضی کر لیا گیا۔ نگران وزیر اعظم کے لئے جنرل کے۔ ایم۔ عارف' جنرل رحیم الدین' اے۔ جی۔ این۔ قاضی' صاحبزادہ یعقوب علی' جسٹس عبدالقادر' سعید سہگل اور ڈاکٹر محبوب الحق کے نام منظر عام پر آگئے۔ اچانک ایک سہ پہر ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی امریکی سفیر جان منجو کے ہمراہ ایوان صدر میں اسحاق خان سے ملاقات کرتا ہے اور ایک شخص معین قریشی کا نام نگران وزیر اعظم کے لئے پیش کرتا ہے۔ ملاقات کے بعد غلام اسحاق خان باقی تمام ناموں پر خط تنسیخ پھیرتے ہوئے صرف معین قریشی کا نام بطور وزیر اعظم پیش کرتے ہیں۔ ایم۔ ایم۔ احمد اور امریکہ کے تجویز کردہ نام پر نواز شریف کو بھی اعتراض کی جرات نہ ہوئی کیونکہ ہمارے حکمرانوں کا یہ خاصہ ہے کہ وہ کتنے ہی بڑے مرد آہن بنیں' لیکن امریکہ کے سامنے موم کی ناک ہوتے ہیں۔ وہ کتنے ہی بڑے زبان آور ہوں' لیکن امریکہ کے سامنے گونگے اور تابعدار ہوتے ہیں۔ معین قریشی کو پاکستان کو نگران وزیر اعظم بنا دیا جاتا ہے اور وسیم سجاد صدر بنتے ہیں۔ معین قریشی کا نام سن کر عوام ورطۂ حیرت میں کھو جاتے ہیں کہ آناً فاناً ایک اجنبی شخص کو پاکستان کا وزیر اعظم کیسے بنا دیا گیا؟ نگران وزیر اعظم' ۳۵ سال کی

طویل مدت سے امریکہ میں مقیم تھے اور وہ امریکی شہریت رکھتے ہیں۔ ان کی بیگم ایک جرمن نژاد برطانوی خاتون ہیں۔ روزنامہ "جسارت" نے ان کی بیگم کے بارے میں خبر شائع کی ہے کہ معین قریشی سے شادی کے وقت وہ مسلمان ہو گئی تھیں' لیکن بعد میں انہوں نے قادیانی مذہب قبول کرلیا۔ ان کے تمام بچے امریکی شہری ہیں اور وہ امریکہ ہی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ان کی ایک بیٹی کسی غیر مسلم کے ساتھ بیاہی ہوئی ہے اور روزنامہ "جسارت" کے مطابق وہ ایک قادیانی کے ساتھ بیاہی ہوئی ہے۔ وہ ایک لمبی مدت ورلڈ بینک کے ساتھ منسلک رہے ہیں اور جن عہدوں پر کام کرتے رہے ہیں' ان پر اپائنٹمنٹ سے قبل امریکی حکومت کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ان عہدوں پر کام کرنے والوں کو دنیا بھر میں "واشنگٹن کا آدمی" سمجھا جاتا ہے۔ معین قریشی اور ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی ورلڈ بینک میں اکٹھے کام کرنے اور "واشنگٹن کے آدمی" ہونے کی وجہ سے گہرے دوست ہیں۔ اسی لئے تو معین قریشی کا نام بھی ایم۔ ایم۔ احمد نے پیش کیا۔

❑ یہ کس قدر اچنبھے کی بات ہے کہ اس ملک کو بارہ کروڑ کی آبادی سے کوئی وزیراعظم نہ ملا۔ کیا پورے ملک میں کوئی بھی شخص اس منصب کا اہل نہیں تھا کہ ہمیں امریکہ سے وزیراعظم درآمد کرنا پڑا' جس کا نام پیش کرنے والا غدار وطن ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی' جو امریکی شہریت کا حامل' جو واشنگٹن کا آدمی' جو ۳۵ سال سے وطن سے دور اور جس کی بیٹی قادیانی کے گھر بیاہی ہوئی اور جس کی بیوی بھی قادیانی!

❑ پاکستان اسلام کے نام پر بنا' اس کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان' اس کا سرکاری مذہب اسلام۔ اس ملک کا وزیراعظم اسلامی اور قومی غیرت کا نمائندہ ہوتا ہے۔ وزیراعظم کی بیٹی کا ایک کافر کے گھر میں بیاہا جانا اور بیوی کا قادیانی ہونا کیا اسلامی غیرت کی توہین نہیں؟ کیا ملی غیرت کو خاک میں ملانے کے مترادف نہیں؟

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

❑ وزیراعظم عبوری مدت کے لئے آئے ہیں۔ جن کا کام ملک میں صرف منصفانہ انتخابات کرانا اور فاتح پارٹی کو اقتدار منتقل کرنا ہے۔ لیکن کہیں وہ روپے کی قیمت کم کر رہے ہیں' کہیں آئی۔ ایم۔ ایف سے معاہدے کر رہے ہیں' کہیں ڈاک کے خرچ میں اضافہ کیا جارہا ہے' کہیں آبیانہ بڑھایا جارہا ہے' کہیں آٹا' گیس' پٹرول' بجلی کے نرخوں میں ہوشربا اضافہ ہے' کہیں بلدیاتی ادارے توڑے جارہے ہیں' کہیں ہزاروں اعلیٰ افسروں کی ٹرانسفروں کا طوفان ہے' جس سے پورے ملک میں بے یقینی اور خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی ہے اور ہر شخص سوچ کی وادیوں میں سرگرداں ہے۔

چمن پر بجلیاں منڈلا رہی ہیں
کہاں لے جاؤں شاخ آشیانہ

❑ مفکر پاکستان' حکیم الامت' حضرت علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا:

"قادیانی' اسلام اور وطن دونوں کے غدار ہیں۔"

ویسے بھی نعوذ باللہ پاکستان کا ٹوٹنا اور اکھنڈ بھارت بنا قادیانیوں کا مذہبی عقیدہ ہے۔ وزیراعظم صاحب! اسلام اور وطن کے غدار ایم۔ ایم۔ احمد سے آپ کی دوستی کیسی؟ مفکر پاکستان کی فکر سے روگردانی کیسی؟ ختم نبوت کے باغی سے محبت کیسی؟

ابھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

❑ ہماری ثقہ معلومات کے مطابق پورے ملک کے اعلیٰ عہدوں پر قادیانیوں یا قادیانی نوازوں کو بٹھایا جارہا ہے۔ پاکستان جیسے اسلامی ملک کی وزارت مذہبی و اقلیتی امور ایک ایسے شخص کے حوالے کی گئی ہے جو قادیانیوں کے گھر کا آدمی ہے۔ وزیر مذہبی و اقلیتی امور ریٹائرڈ جسٹس اے۔ ایس۔ سلام وہ شخص ہے جس نے برطانوی گماشتے سر ظفر اللہ خاں کے عطاکردہ وظیفوں سے تعلیم حاصل کی۔

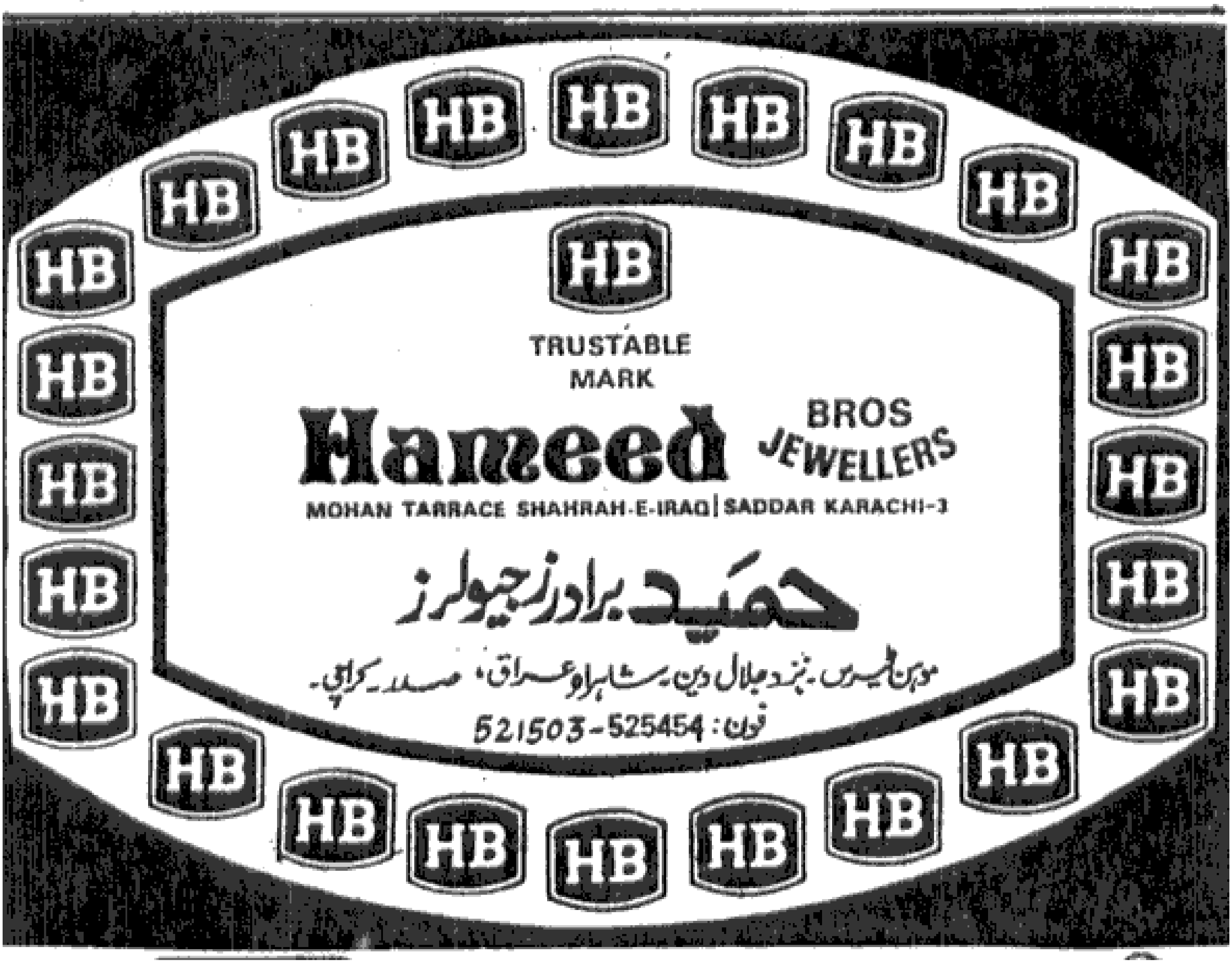

جب وہ سپریم کورٹ کا جج تھا تو اس کے چیمبر میں اکثر قادیانی وکلا چائے پیتے دیکھے جاتے تھے۔ سر ظفر اللہ خان کی موت کے بعد ہر سال قادیانی "ظفر اللہ ڈے" مناتے ہیں۔ اے۔ ایس۔ سلام ہر سال اس تقریب میں بطور مہمان خاص شرکت کرتا ہے اور اپنے آقا کی محبت کا ثبوت دیتا ہے۔ جس دن سقوط ڈھاکہ کا سانحہ ہوا' اس سے کچھ دن قبل اے۔ ایس۔ سلام نے ہائیکورٹ بار کا الیکشن جیتا تھا۔ اس فتح کا جشن منانے کے لئے اس نے وہ دن منتخب کیا تھا' جس دن مشرقی پاکستان کا حادثہ فاجعہ ہوا۔ ہائیکورٹ کے وکلاء نے اسے بڑا زور لگایا کہ آج کا دن ملت اسلامیہ کی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہے' ہر مسلمان خون کے آنسو رو رہا ہے' پوری ملت اسلامیہ غم کی گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی ہے اس لئے تم یہ جشن کسی اور دن پر منتقل کردو' لیکن اے۔ ایس۔ سلام بضد رہا اور اس نے سانحہ ڈھاکہ والے دن جشن منا کر اپنی غدارانہ فطرت کا ثبوت دیا۔ اے۔ ایس۔ سلام ایسا کیوں نہ کرتا' اسے ایسا کرنے کا حکم ربوہ سے ملا تھا کیونکہ اہل ربوہ نے بھی سقوط ڈھاکہ کے دن حلوے کی دیگیں تقسیم کی تھیں اور خوشی سے بھنگڑا ڈالا تھا۔ مشہور قادیانی کرنل ریٹائرڈ اکرام اللہ کو وزیراعظم نے اپنا پریس سیکریٹری مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض حلقوں سے وزیر خارجہ عبدالستار کے قادیانی ہونے کی صدائیں اٹھ رہی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر کئی اہم عہدوں کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ کئی پوشیدہ قادیانیوں کو وہاں فٹ کردیا گیا ہے۔

کوئی اس دور میں وہ آئینے تقسیم کرے
جس میں باطن بھی نظر آتا ہو ظاہر کی طرح

☐ نگران حکومت نے آتے ہی انسانیت انسانیت کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کردیا ہے اور پاکستان میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج مسٹر جسٹس صلاح الدین کی سربراہی میں انسانی حقوق کمیشن قائم کیا ہے اور وفاقی کابینہ نے اس کی منظوری دے دی ہے۔ جس میں ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل' عاصمہ جہانگیر' خلیل الرحمان' خالد احمد' انصار برنی اور عبدالستار ایدھی شامل ہیں۔ جناب انصار برنی اور عبدالستار ایدھی کے سوا باقی ممبران یا تو قادیانی ہیں یا قادیانی نواز ہیں۔ انصار برنی اور عبدالستار ایدھی کے نام صرف دکھاوے کے لئے ہیں' جبکہ کام دوسرے ممبران دکھائیں گے۔ ہم ہر دو حضرات سے کہتے ہیں کہ وہ فوری طور پر سازش سے بچیں اور کمیشن سے علیحدگی کا اعلان کریں۔ پاکستان میں جب بھی انسانی حقوق کی بات ہوتی ہے تو انسان اور انسانیت سے مراد صرف قادیانی ہوتے ہیں۔ قادیانیوں کے ان وکیلوں سے کوئی پوچھے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو کیا تکلیف ہے اور ان کے کون کون سے انسانی حقوق متاثر ہو رہے ہیں' پاکستان میں تو قادیانی عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے ہیں۔ انسانی حقوق متاثر ہوتے ہیں تو بے چارے مسلمانوں کے' جن کے نبی کے مقابلہ میں قادیانیوں نے ایک جھوٹا نبی کھڑا کر رکھا ہے' جس کی زبان و قلم سے اسلام اور اسلام کی گراں مایہ ہستیوں میں سے کسی کی عزت محفوظ نہیں۔ اس نام نہاد کمیشن کا واحد مقصد قادیانیوں کے کفر و ارتداد سے اسلام کو محفوظ کرنے کے لئے مختلف ادوار میں جو قانون سازی کی گئی ہے' اسے ختم کرنا ہے۔ لیکن قادیانیوں کی حمایتی حکومت خوب اچھی طرح سن لے کہ مسلمان تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں بڑا حساس ہے۔ اس نے زندگیاں لٹا کر ختم نبوت کی حفاظت کی ہے۔ وہ تمہاری ہر سازش کو پیوند خاک کردے گا اور تمہیں ہر میدان میں خائب و خاسر کرے گا۔ (انشاء اللہ)

☐ روزنامہ "نوائے وقت" نے حال ہی میں شائع ہونے والی بین الاقوامی شہرت کی حامل کتاب "دی ایجنسی سی آئی اے کے عروج و زوال" کے حوالے سے خبر دی ہے کہ نگران وزیراعظم معین قریشی کے چار نگران وزیر سی آئی اے کے ایجنٹ ہیں اور وہ نگران وزیراعظم کے انتہائی قابل اعتماد ساتھی ہیں اور خود وزیراعظم ایک ادارے امریکن انٹرنیشنل گروپ پورٹیلو کے نام سے قائم بین الاقوامی تنظیم سے وابستہ واحد پاکستانی ہیں' جس کا بنیادی مقصد امریکہ کے اقتصادی مفادات کا فروغ و تحفظ ہے۔ اس ادارے کی سالانہ رپورٹ برائے ۱۹۹۲ء میں معین قریشی کے ادارے "ایمرجنگ مارکیٹس" کا نام درج ہے' جس کے وہ چیئرمین ہیں۔

☐ قومی اسمبلی کے سابق اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بے شمار امریکی' ڈرگ مافیا والوں کی فلمیں بنانے کی آڑ میں انتخابات کو کنٹرول کرنے کے لئے پاکستان میں گھوم رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت قوم کو آگاہ کرے کہ انتخابات کے اعلان کے بعد کتنے امریکی پاکستان آئے ہیں اور کیا وہ ڈرگ مافیا والوں کی ویڈیو فلمیں بنانے کی آڑ میں حساس مقامات کی فلمیں بنانے کے علاوہ انتخابات کو کنٹرول کرنے کا کام تو سرانجام نہیں دے رہے۔ (روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ ۲۳/اگست ۱۹۹۳ء)

وہ اک دھبہ ہیں علم و آگہی کے نام پر
تیرگی پھیلا رہے ہیں روشنی کے نام پر

اے میرے پیارے وطن کے لوگو! ہمارا پیارا ملک' ہمارے سیاستدانوں کی نااہلیوں اور لڑائیوں کی وجہ سے قادیانی و امریکی سازش کا شکار ہوچکا ہے۔ جس طرح آج سے ۲۲ برس قبل مشرقی پاکستان' قادیانی و امریکی سازش کا شکار ہوا تھا۔ وہاں بھی سازشوں کے تانے بانے ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی نے بنے تھے۔۔۔۔۔ یہاں بھی سازشوں کا جال ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی نے تیار کیا ہے۔ دشمن گھر کی دیوار میں نقب لگا چکا ہے۔۔۔۔۔ اہل خانہ! بیدار ہوجاؤ۔۔۔۔۔ ہوشیار ہوجاؤ۔

سیاست دانوں کے لئے لمحہ فکریہ!
علماء کے لئے وقت کی تنبیہ!
طلباء اور مزدوروں کے لئے پیغام سوچ و عمل!
عوام الناس کے لئے وطن کی پکار!

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

اخبار ختم نبوت

لاہور میں عظیم الشان ختم نبوت سیمینار سے عمائدین کے خطابات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے عظیم الشان فیصلہ' جس میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا کی یاد میں ۷ ستمبر ۱۹۹۳ء کو خیام ہال دی مال روڈ لاہور میں مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت سیمینار ہوا۔ جس کی صدارت تحریک ختم نبوت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے مختلف دینی جماعتوں کے راہنماؤں' وکلاء اور رہنماؤں نے خطاب کیا۔ فرینڈز آف بوسنیا کے جنرل سیکریٹری محمد محسن الملک نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بوسنیا اور جہاد بوسنیا' مسلمانان بوسنیا کی جدوجہد اور مساعی سے سامعین کو آگاہ کیا۔ سرزمین بوسنیا سے تعلق رکھنے والے مجاہد استاذ نور لدین نے کہا کہ میں پہلی دفعہ اپنے دوست ملک پاکستان میں آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بوسنیا میں دو لاکھ مسلمان شہید اور پچیس ہزار کو زخمی کردیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پانی' بجلی اور کھانے کی اشیاء کی قلت کے باوجود ہم عیسائی جارحیت کا مقابلہ کررہے ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ کے وکیل جناب رشید مرتضیٰ قریشی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی امریکہ' برطانیہ اور روس جیسی اسلام دشمن طاقتوں کے آلہ کار ہیں۔ وقت آگیا ہے کہ ہم قادیانیوں کے خلاف اپنی جدوجہد کو تیز کریں۔ اس سلسلہ میں مسیحیوں کو ہمارے ساتھ تعاون کرنا چاہئے کیونکہ مرزا قادیانی نے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کی ہے' وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی توہین کا ارتکاب کیا ہے۔ مسیحی رہنما بشپ ویلیم نے خطاب کرتے ہوئے بوسنیا کے مظلوم عوام پر سربوں کے بدترین ظلم و تشدد کی پرزور مذمت

کی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں مکمل اسلامی نظام نافذ کر دیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ بائبل اور قرآن پاک دونوں الہامی کتابیں ہیں۔ دونوں کی متعدد تعلیمات و قوانین میں یکسانیت ہے۔ یہاں مسیحیوں کو پرسنل لاء کی آڑ میں غلط کاموں کی چھوٹ دی گئی ہے۔ میں اس کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ شراب اور زنا عیسائی مذہب میں بھی حرام ہیں۔ عیسائی شراب کے پرمٹ لے کر اس کا غلط استعمال کرتے ہیں پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اس میں شراب پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ جس نے شراب پینی ہے وہ پاکستان سے باہر چلا جائے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ اس وقت کی اہم دینی و قومی ضرورت ہے۔ میں عیسائی ہوں' مجھے اپنا مذہب چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ انہوں نے سابق ایم۔ این۔ اے بے سالک کے متعلق کہا کہ وہ انسان کم اور بہروپیا زیادہ ہے۔ غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں سے پیسے لے کر اہم قومی و ملی مسائل کے خلاف احتجاج کرتا ہے جبکہ ہمارے مذہب میں بھوک ہڑتال حرام ہے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے سلسلہ میں مسیحی لیڈروں کے اشکالات و خدشات بے بنیاد ہیں۔ پاسپورٹ میں عیسائی لکھوانے پر اس لئے اعتراض نہیں کیا جاتا کہ اس سے ویزا جلدی مل جاتا ہے۔ شراب کا پرمٹ حاصل کرنے کے لئے خود کو عیسائی ظاہر کرنا برا نہیں سمجھا جاتا تو شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ میں کیا حرج ہے؟ جناب اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے کہا کہ قادیانیت اس صدی کا سب سے بڑا فتنہ اور فراڈ ہے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر مولانا خان محمد تک تمام رہنمایان ختم نبوت نے ان کا بھرپور تعاقب کیا ہے اور اس جہد مسلسل کی بنا پر قادیانی ہر جگہ ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں۔ سپریم کورٹ میں حالیہ عظیم الشان کامیابی' مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرہون منت ہے اور مجھے یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں نے سپریم کورٹ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی وکالت کی۔ میں نے سپریم کورٹ میں اپنے دلائل میں کہا کہ ایک شخص سپریم کورٹ کے جج کا عہدہ اور نام استعمال نہیں کر سکتا' جعلی کرنسی نہیں چل سکتی تو جعلی نبوت بھی نہیں چل سکتی۔ سپریم کورٹ کے فیصلہ سے قادیانیوں کی کمر ٹوٹ چکی ہے۔ صاحبزادہ طارق محمود ایڈیٹر لولاک فیصل آباد نے کہا کہ نگران وزیراعظم ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی کی دریافت ہیں۔ ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی' مرزا قادیانی کا پوتا ہے۔ وہ پاکستان آیا تو اسے سرکاری پروٹوکول دیا گیا۔ اس نے کئی بار سابق صدر غلام اسحاق خان سے خفیہ ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں کے بعد معین قریشی کو پاکستان پر مسلط کیا گیا۔ معین قریشی کی بیوی جرمن نژاد ہے اور اس کی بیٹی بھی ایک غیر مسلم سے بیاہی گئی ہے۔ اخبارات میں آنے والے اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے صاحبزادہ صاحب نے اس خبر پر کہ کسی کو غدار اور کافر کہنے پر پابندی عائد کی جائے گی' کہا کہ اگر اس قسم کا کوئی آرڈیننس نافذ ہوا تو اس میں قادیانیوں کو

تحفظ دینے کی کوشش کی جائے گی۔ وزیر اطلاعات کا بیان اخبارات میں چھپا کہ ہمارے اقتصادی پیکیج سمیت تمام اقدامات ایک معاہدہ کے تحت عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ یہ معاہدہ نواز شریف' بے نظیر کی رضامندی سے معرض وجود میں آیا۔ پاکستان میں اقتدار پر کسی غدار یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ اگر قادیانیت نوازی نہ چھوڑی گئی تو ۱۹۹۴ء میں چلنے والی تحریک قادیانیت کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گی۔ جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا امجد خان نے کہا کہ آج کا دن ایک تاریخی دن ہے۔ جس میں پاکستان قومی اسمبلی نے ۱۹۷۴ء میں متفقہ طور پر قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا۔ قادیانی ۱۹۷۳ء کا آئین منسوخ کروانا چاہتے ہیں' جو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ آج کا دن حکمرانوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ ۱۹۷۴ء کے قانون کے عملی تقاضے پورے کئے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ۲۶ مئی ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس آیا۔ اس آرڈیننس کے خلاف قادیانی وفاقی شرعی عدالت' شریعت اپیلیٹ بنچ' سپریم کورٹ میں گئے مگر انہیں ہر جگہ ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔ سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران مرزا طاہر نے اپنے گماشتوں کے ذریعہ اس کیس پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی اور کہا کہ پاکستان میں اندھیرا چھٹ رہا ہے' روشنی پھیل رہی ہے۔ الحمدللہ سپریم کورٹ کے چار ججوں نے پاکستان کے آئین' امت مسلمہ کے چودہ سو سالہ متفقہ عقائد اور قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ دے کر پاکستان کے کروڑوں مسلم عوام کے دل جیت لئے ہیں۔ انہوں نے حکومت کو متنبہ کیا کہ مذہبی معاملات میں مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے سینئر وکیل جناب اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلے میں پیشکش کی کہ قادیانیوں کے خلاف جب اور جہاں میری ضرورت ہو تو میری خدمات حاضر ہیں۔ شہداء مسجد لاہور کے خطیب اور شبان ختم نبوت پاکستان کے سرپرست اعلیٰ مولانا قاضی محمد یونس انور نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کلمہ کے نام پر معرض وجود میں آیا لیکن یہ اس ملک کی بدقسمتی ہے کہ اس کا پہلا وزیر خارجہ ایک قادیانی مرتد آنجہانی ظفر اللہ خان کو بنایا گیا۔ افغانستان سے ہمارے تعلقات کی بگاڑ کا سبب قادیانی مذکور ہی تھا۔ پاکستان کی عدالت عالیہ کا پہلا چیف جسٹس ایک عیسائی کارنیلس کو بنایا گیا۔ ہم نے روز اول ہی سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے وعدہ سے غداری کی اور کرتے ہی چلے گئے۔ ہر حکومت نے اس میں اپنا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور ملایا اور ہر آنے والی حکومت قادیانیت کو کھلا چھوڑتی چلی گئی اور تحریک ختم نبوت کے شیدائیوں پر پابندی عائد کر دی گئی۔ ... ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں

کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نام سے ایک آرڈیننس آیا۔ انشاء اللہ العزیز اب ۱۹۹۴ء میں آخری تحریک چلے گی اور ہم قادیانیت کو بیخ و بن سے اکھیڑ کر دم لیں گے۔ انشاء اللہ العزیز ارتداد کی شرعی سزا' سزائے موت کا قانون بنوایا جائے گا۔ حضرت الامیر دامت برکاتہم کے حکم پر پیر طریقت حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب کی دعا پر گیارہ بجے رات پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ ●●

مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے نگران وزیراعظم معین احمد قریشی سے مطالبہ کیا ہے کہ قومی کمیشن انسانی حقوق اقلیتی امور میں قادیانی مرتدوں کو شامل نہ کیا جائے اور ۳۱ سال سے طے شدہ معاملات کو نہ چھیڑا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کے تحت قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں اور اعلیٰ عدالتوں نے بھی امتناع قادیانیت آرڈیننس کو جائز قرار دیا ہے جبکہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے کے باوجود خود کو مسلمان کہلاتے ہیں اور غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی ووٹ بنواتے ہیں جس کے پیش نظر کسی کمیشن میں قادیانیوں کو ممبر نہ بنایا جائے اور آئین و قانون کی خلاف ورزی کرنے پر قادیانی غیر مسلموں پر مقدمات چلائے جائیں اور مرتد کی شرعی سزا جلد نافذ کی جائے اور شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ جلد بنایا جائے اور قادیانی عبادت گاہوں کی شکل تبدیل کرائی جائے۔ ان کی عبادت گاہوں کے اوپر سے مینار اور محراب ہٹائے جائیں اور اقلیتوں کے لئے مجوزہ کمیشن کا آرڈیننس جاری نہ کیا جائے۔ ●●

آل پارٹیز مجلس عمل کا اجلاس

لاہور۔ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس پیر سیف اللہ خالد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں درج ذیل حضرات نے شرکت کی۔ مولانا سعید الرحمان احمد' رشید مرتضیٰ قریشی' ایڈووکیٹ قاری محمد زبیر' میاں عبدالرحمان' مولانا شاہ محمد' مولانا محمد سلیمان انصاری' شیخ سعید اقبالشاہی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا امین مسعود ہاشمی' قاری زاہد اقبال' مولانا محمد احمد مجاہد' حاجی محمد قاسم' مولانا شبیر احمد' شیخ بدر عالم ایڈووکیٹ' مولانا عبدالمالک خان نے شرکت کی۔ اجلاس میں نیو گارڈن ٹاؤن میں شیطان رشدی کی ملعون کتاب "شیطانی آیات" کی تقسیم کو ایک سازش کی کڑی قرار دیتے ہوئے کہا کہ سانحہ احسان مسجد لاہور' دفتر ختم نبوت کراچی پر حملہ پاکستان میں سیکولر اور قادیانی حکومت کی راہیں ہموار کرنے کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ اجلاس میں شیطانی کتاب کی تقسیم پر بھرپور احتجاج کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ ملزمان کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ ●●

بقیہ۔ شراب کی حرمت

ہوجائے تو شریعت میں اس کی سزا اسی (۸۰) کوڑے ہیں زنا کی حد کی طرح۔

(درمختار کتاب الحدود)

تو اسی (۸۰) کوڑے پر اجماع صحابہؓ ہے اور جمہور علماء کا اسی پر اتفاق ہے۔

اگر شراب خانہ حکومت کی سرپرستی اور پرمٹ دینے سے چل رہا ہو تو مندرجہ ذیل احادیث کے مصداق ہے

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ۔

"میرے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب نچوڑنے والے پر اور جس کے لئے نچوڑا جارہا ہے اور بیچنے والے پر اور خریدنے والے پر۔ اور اس کی قیمت کھانے والے پر اور اس کو لاد کرلانے والے پر اور جس کے لئے لائی اور پینے والے پر اور جس کو پلایا جائے۔"

(احمد بحوالہ المھلکات ص۸)

جبکہ المھلکات میں ایک روایت اس طرح ہے کہ خیوار شراب کا پینے والا اور اس کو نچوڑنے والا اور جس کے لئے نچوڑا جارہا ہے اور اس کو لاد کرنے والا اور جس کے لئے لائی جائے اور اس کی قیمت کھانے والے اس گناہ عظیم میں شریک ہونے والے۔ اللہ پاک نہ اس کی نماز، نہ روزہ، نہ حج قبول فرماتے ہیں۔ یہاں تک کہ توبہ کرلے اگر توبہ سے پہلے مرجائے تو اللہ پاک کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ دنیا میں ہر ایک گھونٹ کے مقابلے گرم کھولتا ہوا پیپ پلائے۔ خبردار ہر نشہ حرام ہے اور ہر شراب یعنی شراب کی تمام اقسام حرام ہیں۔

(ماخذ المھلکات عربی کتابچہ ۱۰)

حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ نچوڑنے والا۔ بنانے والا۔ پینے والا۔ پلانے والا۔ اس کو لاد کر لانے والا۔ جس کے لئے لائی جائے اور اس کا بیچنے والا۔ خریدنے والا۔ اس کو ہبہ کرنے والا۔ اس کی آمدنی کھانے والا۔"

(ترمذی بحوالہ [illegible] القرآن ۵۴۵ ج۱)

صرف زبانی طور پر نہیں بلکہ عملی طور پر اعلان فرمایا۔ جس کے پاس کسی قسم کی شراب موجود ہوں۔ اس کو فلاں جگہ جمع کردے۔ فرمان الٰہی کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مشکیزوں کو چاک کرکے بہادیا۔

پرمٹ و خدمت خلق کا ذریعہ بننے سے نہ حرام چیز حلال اور نہ ناجائز فعل جائز ہوتا ہے۔

اگر پرمٹ و خدمت خلق کو حیلہ کا ذریعہ بنا کر (نعوذ باللہ) حرام چیز کو حلال قرار دے تو یہ قانون الٰہی اور دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے جبکہ قرآن حکیم کا جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اصولی طور پر جواز یا حلال و حرام کے مادی و جسمانی فوائد و نقصان کو مدار نہیں بنایا گیا بلکہ اخلاقی و روحانی فوائد و نقصان کو مدار بنایا گیا۔ جس کی بناء پر پرمٹ و خدمت خلق کا ذریعہ بننے اور مادی و جسمانی فوائد سے متعلق ہونے سے نہ حرام چیز حلال بنتی ہے اور نہ ناجائز فعل جائز میں تبدیل ہوتا ہے۔ اگر اس طرح قلب ماہیت ہوتی رہی تو پھر کسی شے کے حرام اور کسی فعل کے ناجائز ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ہر ناجائز و حرام میں کچھ نہ کچھ فائدہ ہوتا ہے اور کسی نہ کسی طریقہ پر اس کو پرمٹ و خدمت خلق کا ذریعہ بنایا جاسکتا ہے۔

(ماخذہ اسلام اور دور جدید کے مسائل)

بقیہ۔ دانت اور مسواک

علاقوں میں پایا جاتا ہے اور ماہرین ارضیات کے مطابق جس زمین میں کیلشیم اور فاسفورس کی زیادتی ہوگی وہاں پیلو کا درخت زیادہ پایا جائے گا۔ اس لئے چونکہ قبرستان کی مٹی میں کیلشیم اور فاسفورس انسانی ہڈیوں کے گلنے کی وجہ سے زیادہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہاں پیلو کا درخت بھی زیادہ ہوتا ہے اور دانتوں کے لئے کیلشیم اور فاسفورس اہم غذا ہے اور خاص طور پر پیلو کی جڑ میں یہ اجزاء عام ہوتے ہیں۔ مشاہدے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر پیلو کی مسواک کو تازہ اور نرم حالت میں چبایا جائے تو اس کے اندر سے ایک تلخ اور تیز مادہ نکلتا ہے۔ یہی مادہ مسواک کے اندر جراثیموں کی نشوونما کو روکتا ہے اور دانتوں کو امراض سے بچاتا ہے۔ اس لئے یہ بات اہم ہے کہ پیلو کے مسواک کے ریشے توڑتے یا کاٹتے رہیں تاکہ نئے ریشے استعمال ہوں اور ان کا تلخ مادہ صحت کے لئے قابل استعمال رہے۔

کنیر اور کیکریانیم

کیکریانیم ان دو کے فوائد اور محاسن سے کون واقف نہیں لیکن اختصار یہاں کنیر کی مسواک کا تذکرہ کرے گا یعنی کنیر دو قسم کی ہوتی ہے۔ سرخ پھولوں والی اور سفید پھولوں والی۔ دونوں عام طور پر پارکوں اور باغوں میں عام پائی جاتی ہے۔ باغ کے مالیوں سے معلومات کرنے سے ان کے مسواک توڑے جاسکتے ہیں۔ ایک صاحب نے دس ہزار درہم اپنے دانتوں کے علاج کے لئے صرف کئے۔ صاحب موصوف عرب ملک سے تعلق رکھتے تھے آخرکار جب اس کو کنیر کی مسواک استعمال کرائی گئی تو موصوف بالکل تندرست ہوگئے۔ اطباء کرام اور خود احقر عرصہ دراز سے پائیوریا کے مریضوں کو کنیر کی مسواک استعمال کرارہا ہے اور لاعلاج مریض اس سے صحت یاب ہوچکے ہیں۔

مسواک کو پہلے پانی کے گلاس میں بھگو کر رکھیں پھر اس کو چبا چبا کر ریشہ دار کریں اور دانتوں پر اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر مسواک کریں۔ کنیر کی مسواک اگرچہ کڑوی ہوتی ہے لیکن دانتوں کے امراض کے لئے بہت مفید ہے۔ اس کے اندر ایسے اجزاء پائے جاتے ہیں جو دانتوں کو مضبوط، چمکدار اور پائیوریا جیسے مہلک امراض کی روک تھام کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

اگر کوئی منجن دیسی طریقے سے بنا ہوا ہو جس میں تیز ادویہ شامل نہ ہوں تو وہ بھی دانتوں کے لئے مفید ہے لیکن جو اثرات کنیر، پیلو یانیم کے مسواک میں پائے جاتے ہیں وہ کسی اور چیز میں نہیں پائے جاتے۔ اگر کوئی توجہ طلب مسئلہ ہو تو جوابی لفافہ بھیج کر بخوشی پوچھ سکتے ہیں۔

بقیہ۔ مرزا قادیانی جیسے جھوٹے نبی

آپس میں لڑتے اور ایک دوسرے پر حملہ کرتے نظر آرہے تھے۔ یہ وحشت ناک منظر دیکھ کر لوگ سہم گئے اور ان پر یہ واہمہ سوار ہوا کہ انہوں نے ایک اللہ کے نبی کی دعوت کو ٹھکرایا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے نزول عذاب کا منظر دکھا کر ہمیں انتباہ کیا ہے۔ یہ شعبدہ دیکھ کر ہزارہا لوگوں نے اپنی متاع ایمان اس شعبدہ باز کے سپرد کردی۔ اہل حق علما نے لاکھ سمجھایا کہ یہ سب شعبدہ بازی ہے مگر خوش اعتقاد کب کس کی بات سنتے ہیں۔ دن بدن اس کے مریدوں میں اضافہ ہوتا رہا اور اس کو اتنی قوت حاصل ہوئی کہ دعویٰ نبوت کے ساتھ خدائی کا دعویٰ بھی کر بیٹھا چنانچہ جب اپنے کسی مرید کو کوئی تحریر بھیجتا تو اس طرح عنوان ڈالتا۔ "یہ تحریر زمین کے پھیلانے اور ہانکنے والے اور پہاڑوں کے ہلانے اور ٹھہرانے والے علی بن فضل کی جانب سے اس کے بندے فلاں بن فلاں کے نام ہے۔" اس نے اپنی خود ساختہ شریعت میں تمام حرام چیزوں کو حلال کردیا تھا۔ یہاں تک کہ شراب اور محارم سے نکاح بھی جائز قرار دے دیا تھا۔ انجام کار بغداد کے بعض شرفا غیرت لی اور اپنی عزت و ناموس کو بچانے کے لئے اس کی ہلاکت کے درپے ہوئے اور ۳۰۳ھ میں کسی طرح زہر دے کر معاشرے کو اس کی گندگی اور جھوٹی نبوت سے نجات دلائی۔ علی بن فضل انیس برس تک اپنے ملحدانہ عقائد سے لوگوں کو گمراہ کرتا رہا اور آخرکار ہر جھوٹے نبی کی طرح اپنے عبرتناک انجام کو پہنچا اور آج اس کے ماننے والوں کا کہیں وجود نہیں ملتا اور انشاء اللہ مرزا قادیانی کی خود ساختہ نبوت کا بھی یہی انجام ہونے والا ہے۔ (جاری ہے)

بقیہ۔ موضع ڈگیاں کا نام ربوہ

نگران اور ربوہ کی حفاظت اور دفاع ۔۷۔ ناظر صنعت (وزیر صنعت) ۔۸۔ ناظر تعلیم (وزیر تعلیم) ۔۹۔ ناظر اصلاح و ارشاد (وزیر نشریات و مواصلات) ۔۱۰۔ ناظر بیت

الممال (وزیر خزانہ و مال) ۔ ۵۔ نظارت قانون (وزارت قانون) ۔ ۶۔ ناظر زراعت (وزیر زراعت) ۔

ناظر اعلیٰ سے مراد وہ ناظر ہے جو ان سب کا انچارج ہو۔ دوسرے الفاظ میں وزیر اعلیٰ مراد ہے۔ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خود مرزا محمود کے پلان کو ذرا غور سے پڑھیں۔

"تیسری بات اس تنظیم کے لئے یہ ضروری ہوگی کہ اس مرکزی کام کو مختلف ڈپارٹمنٹوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے جس طرح گورنمنٹوں کے محکمے ہوتے ہیں۔ سیکرٹری شپ کا طریق نہ ہو بلکہ وزراء کا طریق ہو ایک انچارج ہو۔"

(الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۲۵ء)

اب اسی انتظامیہ کو بجائے وزارت کے نظارت کہا جاتا ہے تاکہ عوام اور حکومت کو پتہ نہ چل سکے اور نہ ہی محاسبہ ہو سکے۔ اس کا نام نہاد خلیفہ ہر محکمہ کے ناظر (وزیر) کو خود منتخب کرتا ہے۔ جیسا کہ مرزا محمود نے کہا۔

"ناظر بحیثیت میں خود نامزد کرتا ہوں۔"

(الفضل ۲۴ اگست ۱۹۳۰ء)

ربوہ میں باقاعدہ اسٹیٹ میں عدالتیں ہوتی تھیں اور ہر قسم کے مقدمات کی سماعت خود قادیانی قاضی اور جج جن کو قادیانی پوپ نامزد کرتا تھا اور جو فیصلہ وہ کرتے ہر قادیانی کو ماننا پڑتا تھا۔ آخری فیصلہ قادیانی کے پیشوا کا ہوتا تھا۔ چنانچہ ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران جب ہائی کورٹ کے جج جسٹس صمدانی ربوہ میں تحقیقات کے لئے تشریف لے گئے اور تھانہ ربوہ کے روزنامچے اور رجسٹر دیکھے تو اس میں ایک مقدمہ کا اندراج بھی نہ تھا۔ گویا ۱۹۴۸ء سے لے کر ۱۹۷۴ء تک ربوہ میں کسی قسم کا کوئی جرم نہ ہوا تھا اور قادیانی فرشتے تھے۔ یہ بات صمدانی کمیشن رپورٹ میں درج ہے۔ اصل بات ہی یہ تھی کہ قادیانی ریاست کے اندر ریاست بنائے ہوئے تھے اور وہ باقاعدہ اس کا نظام چلا رہے ہیں جس کا کسی حد تک خاتمہ ۱۹۷۴ء تک ہوا۔

بقیہ۔ نائیجیریا میں اسلامی تاریخ

یوروبا قبیلہ ہے جس کا بڑا حصہ مسلم ہے مگر معتدبہ تعداد عیسائی بھی اس قبیلہ میں موجود ہیں۔ یہ بھی جنوب کے حصہ میں قیام پذیر ہیں یوروبا قبیلہ میں اکثریت مسلمانوں کی ہے مگر ایبو قبیلہ کی ۵ ریاستوں میں مسلمان بالکل نہیں پائے جاتے۔ اکثریت عیسائی ہیں باقی بت پرست۔ قدیم افریقی مذہب کے ماننے والے بہت اچھی خاصی تعداد میں یوروبا اور ایبو قبائل کے علاقہ میں موجود ہیں چونکہ انگریزوں نے ان دونوں قبائل کے علاقوں میں براہ راست حکومت کی انگریزی پڑھائی لہٰذا یہ تعلیم یافتہ ہیں اور موجودہ نائیجیریا کے پورے دفتری نظام پر قابض ہیں۔ شمالی نائیجیریا کے خالص مسلم علاقوں میں بھی دفاتر انہی کے قبضے میں ہیں۔ اسپتالوں میں نرس اور ڈاکٹر عیسائی ہیں۔ انگریزی دوا خانے انہی کے ہیں۔

بقیہ۔ بنگلہ دیش میں ختم نبوۃ کانفرنس

مولانا محمد ہارون' المرکز الاسلامی کے مولانا شہید الاسلام اور مجلس کے وفد کے ارکان ایک میٹنگ کریں اور ایک مشترکہ لائحہ عمل طے کر کے ایک غیر سیاسی متحدہ و مشترکہ پلیٹ فارم تشکیل دیں تاکہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے مہم کو منظم طور پر چلایا جائے۔

بدھ کے دن صبح نو بجے جامع مدنیہ حسینیہ میں مولانا سعید احمد جلالپوری کی تلاوت کلام پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر طے پایا کہ بنگلہ دیش میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کے خلاف کام کرنے کے لئے مشترکہ جدوجہد شروع کی جائے۔ اس سلسلے میں تمام جماعتوں کا صرف "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش" میں انضمام کر دیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی موجودہ قیادت کو باقی رکھا جائے۔ باقی جماعتوں کے اراکین' علماء کرام اور مقتدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کے ساتھ مل جل کر کام کریں۔ سیاسی کاموں میں وہ اپنی اپنی جماعتوں کی پالیسی کی پابند ہوں گے۔ البتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش نہ سیاسی موقف پیش کرے گی اور نہ ہی سیاسی جماعتوں کے ارکان اس جماعت کے عہدیدار بن سکیں گے۔ موجودہ قیادت مولانا عبدالحق صاحب امیر مرکزیہ کسی سیاسی جماعت سے تعلق بھی نہیں رکھیں گے اور باقاعدہ اخبارات میں اعلان کریں گے کہ ان کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے نہیں ہے تاکہ لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جائے۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۹۳ء کو بنگلہ دیش قومی اسمبلی کے سامنے ایک عظیم عالمی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوگا جس میں امام حرم کعبہ الشیخ عبداللہ السبیل' رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل شیخ عبداللہ عمر نصیف' شیخ ملک عبدالحفیظ' افریقہ' امریکہ' کینیڈا' سمرقند' متحدہ عرب امارات' ماسکو' پاکستان' ہندوستان کے بڑے بڑے علماء کرام شرکت کریں گے۔ اس کانفرنس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے حکومت بنگلہ دیش سے مطالبہ کیا جائے گا۔

اس فیصلے کی روشنی میں شام پانچ بجے تمام جماعتوں کے علماء کرام کا اجلاس ہوا جس میں شیخ الحدیث مولانا عزیز الحق' مفتی محی الدین' مولانا شمس الدین قاسمی' مولانا فضل الرحمان' مولانا عبدالجبار' مفتی وقاص احمد' مولانا ظہیر احمد' مولانا نور الاسلام' خطیب مولانا عبدالحق' شیخ طریقت پیر نذر حسین' مولانا شہید الاسلام' بھائی قمر احمد نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اجلاس میں ۱۷ دسمبر کی کانفرنس کی تیاری کے لئے انتظامی کمیٹی' مالیاتی کمیٹی' رابطہ کمیٹی' نشرو اشاعت کمیٹی' استقبالیہ کمیٹی تشکیل دی گئیں اور ۱۷ دسمبر کو کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے متحدہ بھرپور جدوجہد کا آغاز کر دیا گیا۔

وفد کے ارکان نے جامعہ رحمانیہ محمد پور' جامع مدنیہ حسینیہ' مدرسہ مخزن العلوم' جامعہ مدنیہ' جامعہ اشرفیہ' دارالارشاد کا دورہ کیا اور طلباء و علماء سے خطاب کرتے ہوئے تلقین کی کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے کام کریں۔ وفد کے ارکان نے شیخ طریقت پیر نذر حسین' جناب شمس الضحیٰ کو حضرت امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد کا پیغام پہنچایا کہ وہ نجات اخروی کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام سے بھرپور تعاون کریں۔ ان تمام حضرات نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

بقیہ۔ درس قرآن

دوسری بات جو ان آیات نے بتائی وہ یہ ہے کہ دین کا اشتراک ہر مادی' مالی' ملکی' نسلی' نسبی تفریق و امتیاز سے بالاتر ہے اور بڑے چھوٹے' امیر غریب سب کو اخوت دینی کے رشتہ میں پرو کر اسلام دین فطرت نے مسلم قومیت کی بنیاد صرف وحدت کلمہ پر رکھی ہے نہ کہ ملک' قوم' وطن' زبان وغیرہ پر۔ آج جو مسلمان نت نئے ہمہ گیر فتنوں میں گرفتار ہو رہے ہیں اور خصوصاً" جو افتاد پاکستان پر پڑی ہوئی ہیں تو اس کی وجہ صرف اور صرف یہی ہے کہ اللہ و رسول' قرآن و حدیث "کتاب و سنت نے جو ہدایات اور تعلیمات دی ہیں ان کو تو خیرباد کہہ دیا اور کہیں قوم پرستی' کہیں وطن پرستی' کہیں صوبہ پرستی' کہیں زبان پرستی وغیرہ کے بت بنا کر کھڑے کر لئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اور اپنے مسائل کا حل غیروں کی غلامی میں منحصر سمجھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی سمجھ اور فہم عطا فرمائیں اور قرآن و سنت کو اپنانے کی سعادت نصیب فرمائیں۔

ابھی آگے مزید بعض ہدایات مسلمانوں کو دی جا رہی ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہونے سے آپس میں نفرت و عداوت اور اختلاف و افتراق کے جذبات ہی پیدا نہ ہوں اور آپس کے بھائی چارہ میں فرق ہی نہ آنے پائے' جس کا بیان اگلی آیات میں انشاء اللہ آئندہ درس میں ہوگا۔

دعا کیجئے

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے چھوٹے و بڑوں کو اور ہمارے حاکموں و محکوموں کو سب کو دین کی سمجھ اور فہم عطا فرمائیں اور اپنی تائید و نصرت سے ہم کو دین اسلام کی برکتیں عطا فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اسلامی اخوت نصیب فرمائیں اور اپنے دین کو پوری طرح اپنانے کی توفیق مرحمت فرمائیں اور اسلام اور مسلمانوں کو عزت و عظمت بخشیں اور اعدائے دین اور مخالفین اسلام کو خاسر و ناکام اور پامال فرمائیں۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین (آمین)

روزانہ ایک سیب کھائیے
کبھی معالج کے پاس نہ جائیے!
داناؤں کا یہ مشورہ درست بشرطیکہ آپ کا معدہ بھی درست ہو اور سیب کو جزو بدن بنا سکے
ہاضمہ خراب ہو تو اچھی سے اچھی غذا بھی نظام ہضم پر بار بن جاتی ہے اور آپ قدرت کی عطا کردہ بہت سی نعمتوں سے صحیح طور پر لطف اندوز نہیں ہو سکتے۔
اپنی صحت اور تندرستی کی خاطر کھانے پینے میں احتیاط سے کام لیجیے۔ سادہ اور زود ہضم غذا کھائیے۔ پرخوری سے بچیے۔ مرچ مسالے دار پکوانوں سے پرہیز کیجیے کیونکہ یہ معدے اور آنتوں کے افعال پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔
اگر کسی وقت کھانے پینے میں بے احتیاطی ہو جائے تو نظام ہضم کی شکایات مثلاً بدہضمی، اپھارہ، گیس، سینے کی جلن، درد شکم اور کھانے سے بے رغبتی سے محفوظ رہنے کے لیے نئی کارمینا لیجیے۔ نئی کارمینا معدہ اور آنتوں کے افعال کو منظم و درست رکھتی ہے۔
نئی کارمینا
NEO CARMINA
نئی کارمینا
خوش ذائقہ
ہمدرد
Adarts-CAR-1/92

تحفہ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اول
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ ریحانتہ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے پندرھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی و المسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی مذہب سے لے کر سیاست تک، مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں، علماء، مناظرین، وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۲۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۱۰ روپے ڈاک خرچہ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر، حضوری باغ روڈ، ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۴۰۹۷۸

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد ~~ربوہ~~

۱۲ ویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

ضلع جھنگ مورخہ ۲۱، ۲۲، اکتوبر ۱۹۹۳ء

بروز جمعرات، جمعہ شب و روز منعقد ہو رہی ہے انشاءاللہ العزیز

ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے اپیل ہے کہ وہ کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں اور کوشش کریں کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ رفقاء کو لائیں تاکہ حق و صداقت کی آواز سے وہ بہرہ ور ہو سکیں کانفرنس اتحاد امت کا مظہر ہوگی اسے کامیاب بنانا ہم سب کا ملی فریضہ ہے حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو ہر قسم کے شر و فتنہ سے محفوظ فرمائیں اور اسے منکرین ختم نبوت کی ہدایت کا وسیلہ بنائیں آمین

بحرمتہ النبی الامی الکریم

معلومات و رابطہ کیلئے:

(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن (صاحب) جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۴۰۹۷۸